جان

باب 1

1ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا۔
2شروع میں خدا کے ساتھ بھی ایسا ہی تھا۔
3سب چیزیں اُس نے بنائی تھیں۔ اور اس کے بغیر کوئی چیز نہیں بنی جو بنائی گئی تھی۔
4اُس میں زندگی تھی۔ اور زندگی انسانوں کی روشنی تھی۔
5اور روشنی اندھیرے میں چمکتی ہے۔ اور اندھیرے نے اسے نہیں سمجھا۔
6خدا کی طرف سے ایک آدمی بھیجا گیا جس کا نام یوحنا تھا۔
7وہی گواہی کے لیے آیا، روشنی کی گواہی دینے کے لیے، تاکہ سب لوگ اُس کے ذریعے ایمان لائیں۔
8وہ وہ نور نہیں تھا بلکہ اُس نور کی گواہی دینے کے لیے بھیجا گیا تھا۔
9یہ حقیقی روشنی تھی جو دنیا میں آنے والے ہر انسان کو روشن کرتی ہے۔
10وہ دُنیا میں تھا اور دُنیا اُس کے وسیلہ سے بنائی گئی تھی اور دُنیا اُسے نہ جانتی تھی۔
11وہ اپنے پاس آیا، اور اس کے اپنے نے اسے قبول نہیں کیا۔
12لیکن جتنے لوگوں نے اُسے قبول کیا اُن کو اُس نے خُدا کے بیٹے بننے کا اختیار دیا، اُن کو بھی جو اُس کے نام پر ایمان لائے۔
13جو نہ خُون سے پَیدا ہُوئے نہ جِسم کی مرضی سے نہ اِنسان کی مرضی سے بلکہ خُدا سے۔
14اور کلام جِسم بنا اور ہمارے درمیان بسا)اور ہم نے اُس کا جلال دیکھا جو باپ کے اکلوتے کا جلال تھا (فضل اور سچائی سے
معمور تھا۔
15یُوحنّا نے اُس کی گواہی دی اور چِلّا کر کہا یہ وہ ہے جِس کے بارے میں مَیں نے کہا تھا کہ جو میرے بعد آتا ہے وہ مجھ سے
پہلے افضل ہے کیونکہ وہ مجھ سے پہلے تھا۔
16اور اُس کی معموری سے ہم نے سب کچھ حاصل کیا، اور فضل کے بدلے فضل۔
17کیونکہ شریعت موسیٰ کی طرف سے دی گئی تھی، لیکن فضل اور سچائی یسوع مسیح کے ذریعے آئی۔
18کسی آدمی نے خدا کو کبھی نہیں دیکھا۔ اکلوتا بیٹا، جو باپ کی گود میں ہے، اُس نے اُسے قرار دیا ہے۔
19اور یہ یوحنا کا ریکارڈ ہے جب یہودیوں نے یروشلم سے کاہنوں اور لاویوں کو اس سے پوچھنے کے لیے بھیجا کہ تم کون ہو؟
20اور اُس نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا۔ لیکن اقرار کیا کہ میں مسیح نہیں ہوں۔
21اور اُنہوں نے اُس سے پُوچھا پھر کیا؟ کیا تم الیاس ہو؟ اور اس نے کہا، میں نہیں ہوں۔ کیا آپ وہ نبی ہیں؟ اور اُس نے جواب دیا،
نہیں۔
22تب اُنہوں نے اُس سے کہا تُو کون ہے؟ تاکہ ہم ان کو جواب دیں جنہوں نے ہمیں بھیجا ہے۔ آپ اپنے بارے میں کیا کہتے ہیں؟
23اُس نے کہا مَیں بیابان میں پکارنے والے کی آواز ہوں کہ خُداوند کا راستہ سیدھا کرو جیسا کہ یسعیاہ نبی نے کہا تھا۔
24اور جو بھیجے گئے وہ فریسیوں میں سے تھے۔
25اور اُنہوں نے اُس سے پُوچھا اور اُس سے کہا کہ اگر تُو مسِیح نہیں ہے نہ الیاس اور نہ وہ نبی ہے تو تُو بپتسمہ کیوں دیتا ہے؟
26یُوحنّا نے اُن سے کہا کہ مَیں پانی سے بپتسمہ دیتا ہُوں لیکن تم میں سے ایک کھڑا ہے جسے تم نہیں جانتے۔
27وہی ہے جو میرے بعد آنے والا مجھ سے پہلے پسندیدہ ہے جس کے جوتے کی پٹی میں کھولنے کے لائق نہیں۔
28یہ باتیں یردن کے پار بیت بارہ میں ہوئیں جہاں یوحنا بپتسمہ دے رہا تھا۔
29اگلے دن یوحنا نے یسوع کو اپنے پاس آتے دیکھا اور کہا دیکھو خدا کا برّہ جو دنیا کے گناہ کو اُٹھا لے جاتا ہے۔
30یہ وہی ہے جس کے بارے میں میں نے کہا تھا کہ میرے بعد ایک ایسا آدمی آئے گا جو مجھ سے افضل ہے کیونکہ وہ مجھ سے
پہلے تھا۔
31اور مَیں اُسے نہیں جانتا تھا لیکن اِس لِئے کہ وہ اِسرائیل پر ظاہر ہو اِس لِئے مَیں پانی سے بپتسمہ دینے آیا ہوں۔
32اور یُوحنّا نے بیان کِیا کہ مَیں نے رُوح کو کبوتر کی طرح آسمان سے اُترتے دیکھا اور اُس پر ٹھہرا۔
33اور میں اسے نہیں جانتا تھا لیکن جس نے مجھے پانی سے بپتسمہ دینے کے لیے بھیجا اسی نے مجھ سے کہا کہ جس پر تم روح
کو اترتے اور اس پر ٹھہرتے ہوئے دیکھو گے وہی ہے جو روح القدس سے بپتسمہ دیتا ہے۔
34اور میں نے دیکھا اور گواہی دی کہ یہ خدا کا بیٹا ہے۔
35اگلے دن یوحنا اور اُس کے دو شاگرد دوبارہ کھڑے ہوئے۔
36اور یسوع کو چلتے ہوئے دیکھ کر کہنے لگا، دیکھو خُدا کا برّہ!
37اور دونوں شاگِردوں نے اُس کی بات سُنی اور یِسُوع کے پِیچھے ہو گئے۔
38تب یِسُوع مُڑ کر اُن کو آتے دیکھا اور اُن سے کہا تُم کیا ڈھونڈتے ہو؟ اُنہوں نے اُس سے کہا، ربّی،)جس کا مطلب یہ ہے کہ
اُستاد، (آپ کہاں رہتے ہیں؟
39اُس نے اُن سے کہا آؤ دیکھو۔ اُنہوں نے آ کر دیکھا کہ وہ کہاں رہتا ہے، اور اُس دن اُس کے ساتھ ٹھہرے، کیونکہ یہ دسویں گھنٹے
کے قریب تھا۔
40جن دو لوگوں نے یوحنا کی بات سُنی اور اُس کے پیچھے ہو لیے اُن میں سے ایک شمعون پطرس کا بھائی اندریاس تھا۔
41اُس نے پہلے اپنے بھائی شمعون کو ڈھونڈا اور اُس سے کہا، ہم نے مسیح کو پایا، جس کی تعبیر مسیح کی جا رہی ہے۔

42اور وہ اسے یسوع کے پاس لے آیا۔ اور جب یِسُوع نے اُسے دیکھا تو اُس نے کہا تُو شمعُون بِن یونا ہے تُو کیفا کہلائے گا جس کی
تعبیر پتھر ہے۔
43اگلے دن یسوع گلیل میں جانا چاہتا تھا، اور فلپ کو پایا، اور اس سے کہا، میرے پیچھے ہو۔
44اب فلِپّس اندریاس اور پطرس کے شہر بیت صیدا کا تھا۔
45فِلِپُّس نے نتن ایل کو تلاش کر کے اُس سے کہا کہ ہم نے اُسے پایا ہے جس کے بارے میں موسیٰ نے شریعت میں اور نبیوں نے
لکھا ہے کہ عیسیٰ ناصری یوسف کا بیٹا۔
46اور نتن ایل نے اس سے کہا کیا ناصرت سے کوئی اچھی چیز نکل سکتی ہے؟ فلپس نے اُس سے کہا آؤ دیکھو۔
47یِسُوع نے نتن ایل کو اپنے پاس آتے دیکھا اور اُس کے بارے میں کہا دیکھو ایک اِسرائیلی ہے جِس میں کوئی فریب نہیں۔
48نتن ایل نے اُس سے کہا تُو مجھے کہاں سے جانتا ہے؟ یِسُوع نے جواب میں اُس سے کہا اِس سے پہلے کہ فلِپس تُجھے بُلائے جب
تُو انجیر کے درخت کے نیچے تھا مَیں نے تُجھے دیکھا۔
49نتن ایل نے جواب دیا اور اُس سے کہا، ربی، تُو خُدا کا بیٹا ہے۔ تم اسرائیل کے بادشاہ ہو۔
50یِسُوع نے جواب میں اُس سے کہا چُونکہ مَیں نے تُجھ سے کہا تھا کہ مَیں نے تُجھے انجیر کے درخت کے نیچے دیکھا، کیا تُو یقین
کرتا ہے؟ تم ان سے بڑی چیزیں دیکھو گے۔
51اور اُس نے اُس سے کہا مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ اِس کے بعد تُم آسمان کو کُھلا اور خُدا کے فرشتوں کو اِبنِ آدم پر چڑھتے اور
اُترتے دیکھو گے۔

باب 2

1اور تیسرے دن گلیل کے قانا میں شادی تھی۔ اور یسوع کی ماں وہاں تھی:
2اور یِسُوع اور اُس کے شاگِردوں کو بُلایا گیا۔
3اور جب وہ مَے چاہتے تھے تو یِسُوع کی ماں نے اُس سے کہا اُن کے پاس مَے نہیں ہے۔
4یِسُوع نے اُس سے کہا اے عورت میرا تجھ سے کیا واسطہ؟ میرا وقت ابھی نہیں آیا
5اُس کی ماں نے نوکروں سے کہا جو کچھ وہ تم سے کہے وہی کرو۔
6اور وہاں یہودیوں کے پاک کرنے کے طریقے کے مطابق پتھر کے چھ پانی کے مٹکے رکھے گئے تھے جن میں ہر دو تین فرکن
تھے۔
7یسوع نے ان سے کہا، پانی کے برتنوں کو پانی سے بھر دو۔ اور ان کو کنارہ تک بھر دیا۔
8اور اُس نے اُن سے کہا، اب نکالو اور عِید کے گورنر کے پاس لے جاؤ۔ اور انہوں نے اسے ننگا کیا۔
9جب عِید کے حاکم نے مَے کے پانی کا مزہ چکھ لیا اور نہ جانا کہ یہ کہاں سے ہے)لیکن پانی کھینچنے والے نوکروں کو معلوم ہو
گیا (کہ عِید کے حاکم نے دُلہا کو بُلایا۔
10اور اُس سے کہا کہ ہر آدمی شروع میں اچھی مَے نکالتا ہے۔ اور جب لوگ اچھی طرح سے پی چکے ہیں تو پھر وہ بھی بدتر ہے
لیکن تم نے اب تک اچھی شراب رکھی ہے۔
11معجزات کا یہ آغاز یسوع نے گلیل کے قانا میں کیا، اور اپنا جلال ظاہر کیا۔ اور اس کے شاگرد اس پر ایمان لائے۔
12اِس کے بعد وہ اور اُس کی ماں اور اُس کے بھائیوں اور اُس کے شاگِردوں کے ساتھ کفرنحوم کو گیا اور وہ وہاں زیادہ دن ٹھہرے۔
13اور یہودیوں کی فسح قریب تھی اور یسوع یروشلم کو گئے۔
14اور ہیکل میں بَیل اور بھیڑ بکریاں بیچنے والے اور پیسے بدلنے والے بیٹھے ہوئے پائے۔
15اور جب اُس نے چھوٹی ڈوریوں کا کوڑا بنایا تو اُس نے اُن سب کو ہیکل اور بھیڑوں اور بیلوں کو باہر نکال دیا۔ اور بدلنے والوں
کا پیسہ بہا دیا، اور میزیں اُلٹ دیں۔
16اور کبوتر بیچنے والوں سے کہا ان چیزوں کو یہاں سے لے جاؤ۔ میرے باپ کے گھر کو تجارت کا گھر نہ بنا۔
17اور اُس کے شاگِردوں کو یاد آیا کہ یہ لکھا تھا کہ تیرے گھر کے جوش نے مجھے کھا لیا ہے۔
18تب یہودیوں نے جواب دیا اور اس سے کہا کہ تم یہ کام کر کے ہم کو کیا نشان دکھاتے ہو؟
19یِسُوع نے جواب میں اُن سے کہا اِس ہیکل کو ڈھا دو اور میں تین دِن میں اُسے کھڑا کر دوں گا۔
20تب یہودیوں نے کہا چھیالیس سال سے یہ ہیکل بنا رہا تھا اور کیا تُو تین دن میں اُسے کھڑا کر دے گا؟
21لیکن اُس نے اپنے بدن کی ہیکل کی بات کی۔
22پس جب وہ مُردوں میں سے جی اُٹھا تو اُس کے شاگردوں کو یاد آیا کہ اُس نے اُن سے یہ کہا تھا۔ اور اُنہوں نے صحیفہ اور اُس
کلام پر یقین کیا جو یسوع نے کہا تھا۔
23اب جب وہ فسح کے دن یروشلیم میں تھا تو بہت سے لوگ اُس کے نام پر ایمان لائے جب اُنہوں نے اُن معجزات کو دیکھا جو اُس
نے کئے تھے۔
24لیکن یسوع نے اپنے آپ کو ان کے حوالے نہیں کیا کیونکہ وہ سب آدمیوں کو جانتا تھا۔
25اور ضرورت نہیں تھی کہ کوئی آدمی کی گواہی دے کیونکہ وہ جانتا تھا کہ انسان میں کیا ہے۔

باب 3

1فریسیوں میں سے نیکودیمس نام کا ایک آدمی تھا جو یہودیوں کا حاکم تھا۔
2وہ رات کو یسوع کے پاس آیا اور اس سے کہا، اے ربی، ہم جانتے ہیں کہ آپ ایک استاد ہیں جو خدا کی طرف سے آئے ہیں، کیونکہ
کوئی بھی آدمی یہ معجزے نہیں کر سکتا جو آپ کرتے ہیں سوائے خدا کے۔
3یِسُوع نے جواب میں اُس سے کہا مَیں تُجھ سے سچ کہتا ہُوں کہ جب تک آدمی نئے سرے سے پیدا نہ ہو وہ خُدا کی بادشاہی کو نہیں
دیکھ سکتا۔
4نیکودیمس نے اُس سے کہا آدمی بوڑھا ہو کر کیسے پیدا ہو سکتا ہے؟ کیا وہ دوسری بار اپنی ماں کے پیٹ میں داخل ہو سکتا ہے اور
پیدا ہو سکتا ہے؟
5یسوع نے جواب دیا، میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک کوئی آدمی پانی اور روح سے پیدا نہ ہو وہ خدا کی بادشاہی میں داخل نہیں
ہو سکتا۔
6جو گوشت سے پیدا ہوا ہے وہ گوشت ہے۔ اور جو روح سے پیدا ہوا ہے وہ روح ہے۔
7تعجب نہ کرو کہ میں نے تم سے کہا، تمہیں نئے سرے سے پیدا ہونا ضروری ہے۔
8ہوا وہیں چلتی ہے جہاں وہ سوچتی ہے اور تم اس کی آواز سنتے ہو لیکن یہ نہیں بتا سکتے کہ وہ کہاں سے آتی ہے اور کہاں جاتی
ہے۔
9نیکدیمس نے جواب میں اُس سے کہا یہ باتیں کیسے ہو سکتی ہیں؟
10یِسُوع نے جواب میں اُس سے کہا کیا تُو اِسرائیل کا آقا ہے اور اِن باتوں کو نہیں جانتا؟
11میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ ہم وہ کہتے ہیں جو ہم جانتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے دیکھا ہے۔ اور تم ہماری گواہی قبول
نہیں کرتے۔
12اگر میں نے تمہیں زمینی باتیں بتائی ہیں اور تم یقین نہیں کرتے تو تم کیسے یقین کرو گے، اگر میں تمہیں آسمانی باتیں بتاؤں؟
13اور کوئی شخص آسمان پر نہیں چڑھا مگر وہ جو آسمان سے نیچے آیا یعنی ابن آدم جو آسمان پر ہے۔
14اور جس طرح موسیٰ نے بیابان میں سانپ کو اونچا کیا اسی طرح ابن آدم کو بھی اونچا ہونا چاہیے۔
15تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔
16کِیُونکہ خُدا نے دُنیا سے اِس قدر مُحبّت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ
ہمیشہ کی زندگی پائے۔
17کیونکہ خُدا نے اپنے بیٹے کو دنیا میں سزا دینے کے لیے نہیں بھیجا تھا۔ لیکن اس کے ذریعے دنیا کو نجات مل سکتی ہے۔
18جو اُس پر ایمان لاتا ہے اُسے سزا نہیں دی جاتی، لیکن جو اِیمان نہیں لاتا اُس کو پہلے ہی مُجرم ٹھہرایا جا چکا ہے کیونکہ اُس نے
خُدا کے اکلوتے بیٹے کے نام پر ایمان نہیں لایا۔
19اور سزا یہ ہے کہ روشنی دُنیا میں آئی ہے اور لوگ روشنی سے زیادہ تاریکی کو پسند کرتے تھے کیونکہ اُن کے کام بُرے تھے۔
20کیونکہ ہر ایک جو بُرائی کرتا ہے روشنی سے نفرت کرتا ہے، نہ روشنی کے پاس آتا ہے، ایسا نہ ہو کہ اُس کے کاموں کی ملامت
ہو۔
21لیکن جو سچائی پر عمل کرتا ہے وہ روشنی کے پاس آتا ہے تاکہ اُس کے کام ظاہر ہوں کہ وہ خدا میں کئے گئے ہیں۔
22اِن باتوں کے بعد یسوع اور اُس کے شاگرد یہودیہ کے ملک میں آئے۔ اور وہ وہاں ان کے ساتھ رہے اور بپتسمہ دیا۔
23اور یوحنا بھی سلیم کے نزدیک عینون میں بپتسمہ دے رہا تھا کیونکہ وہاں پانی بہت تھا اور وہ آئے اور بپتسمہ لیا۔
24کیونکہ یوحنا ابھی تک قید میں نہیں ڈالا گیا تھا۔
25تب یوحنا کے بعض شاگردوں اور یہودیوں کے درمیان پاک کرنے کے بارے میں ایک سوال ہوا۔
26اور وہ یُوحنّا کے پاس آئے اور اُس سے کہا اَے ربّی وہ جو یردن کے پار تیرے ساتھ تھا جِس کی تُو گواہی دیتا ہے دیکھو وہی
بپتسمہ دیتا ہے اور سب لوگ اُس کے پاس آتے ہیں۔
27یُوحنّا نے جواب میں کہا کہ آدمی کچھ بھی حاصل نہیں کر سکتا جب تک کہ اسے آسمان سے نہ دیا جائے۔
28تم خود میری گواہی دیتے ہو کہ میں نے کہا کہ میں مسیح نہیں ہوں بلکہ اس کے آگے بھیجا گیا ہوں۔
29جس کے پاس دلہن ہے وہ دولہا ہے لیکن دولہا کا دوست جو کھڑا ہو کر اس کی بات سنتا ہے دولہے کی آواز سے بہت خوش ہوتا
ہے اس لیے میری یہ خوشی پوری ہوئی ہے۔
30اُسے بڑھنا چاہیے لیکن مجھے کم ہونا چاہیے۔
31جو اوپر سے آتا ہے وہ سب سے اوپر ہے: جو زمین کا ہے وہ زمینی ہے، اور زمین کی بات کرتا ہے: جو آسمان سے آتا ہے وہ
سب سے اوپر ہے۔
32اور جو کچھ اس نے دیکھا اور سنا ہے اس کی گواہی دیتا ہے۔ اور کوئی بھی اس کی گواہی قبول نہیں کرتا۔
33جس نے اس کی گواہی حاصل کی ہے اس نے اپنی مہر لگا دی ہے کہ خدا سچا ہے۔
34کِیُونکہ جِسے خُدا نے بھیجا ہے وہ خُدا کی باتیں کہتا ہے کیونکہ خُدا اُسے رُوح ناپ کر نہیں دیتا۔
35باپ بیٹے سے محبت کرتا ہے، اور اس نے سب کچھ اس کے ہاتھ میں دے دیا ہے۔
36جو بیٹے پر ایمان لاتا ہے اس کی ہمیشہ کی زندگی ہے اور جو بیٹے پر ایمان نہیں لاتا وہ زندگی نہیں دیکھے گا۔ لیکن خدا کا
غضب اس پر قائم رہتا ہے۔

باب 4

1پس جب خُداوند کو پتا چلا کہ فریسیوں نے کِس طرح سُنا ہے کہ یِسُوع نے یوحنا سے زیادہ شاگرد بنایا اور بپتسمہ دیا۔
2)اگرچہ یسوع نے خود بپتسمہ نہیں دیا بلکہ اس کے شاگردوں نے(
3وہ یہودیہ چھوڑ کر دوبارہ گلیل کو چلا گیا۔
4اور اسے سامریہ سے گزرنا ہو گا۔
5پھر وہ سامریہ کے ایک شہر میں آیا جس کا نام سوچر ہے، زمین کے اس ٹکڑے کے قریب جو یعقوب نے اپنے بیٹے یوسف کو دی تھی۔
6اب یعقوب کا کنواں وہاں تھا۔ پس یِسُوع اپنے سفر سے تھک کر اِس طرح کنویں پر بیٹھ گیا اور تقریباً چھٹے گھنٹے تھے۔
7سامریہ کی ایک عورت پانی بھرنے آئی :یسوع نے اس سے کہا، مجھے پینے دو۔
8)کیونکہ اُس کے شاگرد گوشت خریدنے شہر گئے تھے۔(
9تب سامریہ کی عَورت نے اُس سے کہا کہ تُو یہُودی ہو کر مُجھ سے جو سامریہ کی عورت ہے کِس طرح سے پانی مانگتی ہے؟ کیونکہ یہودیوں کا سامریوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔
10یِسُوع نے جواب میں اُس سے کہا کہ اگر تُو خُدا کی بخشش کو جانتی اور وہ کون ہے جو تجھ سے کہتا ہے کہ مُجھے پانی پلاؤ۔ تُو اُس سے مانگتا، اور وہ تجھے زندہ پانی دیتا۔
11عورت نے اُس سے کہا جناب آپ کے پاس کھینچنے کے لیے کچھ نہیں ہے اور کنواں گہرا ہے تو پھر آپ کے پاس زندہ پانی کہاں سے ہے؟
12کیا تُو ہمارے باپ یعقوب سے بڑا ہے جس نے ہمیں کنواں دیا اور اُس میں سے خود اور اپنے بچوں اور مویشیوں کو پیا؟
13یِسُوع نے جواب میں اُس سے کہا جو کوئی اِس پانی کو پیے گا وہ پھر پیاسا ہو گا۔
14لیکن جو کوئی پانی پیے گا جو میں اسے دوں گا وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ لیکن جو پانی مَیں اُسے دوں گا وہ اُس میں پانی کا ایک کنواں ہو گا جو ہمیشہ کی زندگی کے لیے نکلے گا۔
15عَورت نے اُس سے کہا جناب یہ پانی مُجھے دو کہ نہ مَیں پیاسی ہو اور نہ اِدھر پانی بھرنے آؤں۔
16یسوع نے اس سے کہا، جاؤ، اپنے شوہر کو بلاؤ اور یہاں آؤ۔
17عورت نے جواب میں کہا میرا شوہر نہیں ہے۔ یسوع نے اس سے کہا، تم نے ٹھیک کہا، میرا کوئی شوہر نہیں ہے۔
18کیونکہ تیرے پانچ شوہر تھے۔ اور جس کے پاس تم اب ہو وہ تمہارا شوہر نہیں ہے۔ تم نے سچ کہا۔
19عَورت نے اُس سے کہا جناب مَیں سمجھتی ہوں کہ آپ نبی ہیں۔
20ہمارے باپ دادا اس پہاڑ پر عبادت کرتے تھے۔ اور تم کہتے ہو کہ یروشلم میں وہ جگہ ہے جہاں لوگوں کو عبادت کرنی چاہیے۔
21یسوع نے اس سے کہا، عورت، مجھ پر یقین کرو، وہ وقت آتا ہے جب تم نہ اس پہاڑ پر اور نہ ہی یروشلم میں باپ کی عبادت کرو گے۔
22تم عبادت کرتے ہو تم نہیں جانتے کہ ہم کس کی عبادت کرتے ہیں کیونکہ نجات یہودیوں کی ہے۔
23لیکن وہ وقت آتا ہے، اور اب ہے، جب سچے پرستار باپ کی عبادت روح اور سچائی سے کریں گے، کیونکہ باپ ایسے لوگوں کو ڈھونڈتا ہے جو اپنی عبادت کرے۔
24خُدا رُوح ہے اور جو اُس کی پرستِش کرتے ہیں اُن کو اُس کی پرستِش رُوح اور سچائی سے کرنی چاہئے۔
25اُس عورت نے اُس سے کہا مَیں جانتی ہوں کہ مسِیح آنے والا ہے جِس کا نام مسِیح ہے :جب وہ آئے گا تو ہم کو سب باتیں بتائے گا۔
26یِسُوع نے اُس سے کہا مَیں جو تجھ سے بات کرتا ہوں وہی ہوں۔
27اور اُس پر اُس کے شاگِرد آئے اور اُس عَورت سے بات کر کے حیران ہوئے لیکن کسی نے نہ کہا کہ تُو کیا ڈھونڈتا ہے؟ یا، تم اس سے کیوں بات کر رہے ہو؟
28تب وہ عورت اپنا برتن چھوڑ کر شہر میں چلی گئی اور مردوں سے کہنے لگی۔
29آؤ، ایک آدمی کو دیکھو جس نے مجھے وہ سب کچھ بتایا جو میں نے کیا :کیا یہ مسیح نہیں ہے؟
30پھر وہ شہر سے نکل کر اُس کے پاس آئے۔
31اِس دوران اُس کے شاگِردوں نے اُس سے دُعا کی اور کہا اُستاد کھا۔
32لیکن اُس نے اُن سے کہا، میرے پاس کھانے کے لیے وہ گوشت ہے جس کے بارے میں تم نہیں جانتے۔
33پس شاگِردوں نے ایک دوسرے سے کہا کیا کوئی اُسے کھانے کو لایا ہے؟
34یِسُوع نے اُن سے کہا کہ میرا کھانا اُس کی مرضی کے مُطابِق کرنا ہے جِس نے مُجھے بھیجا ہے اور اُس کا کام پُورا کرنا ہے۔
35تم یہ نہ کہو کہ ابھی چار مہینے باقی ہیں اور پھر فصل کٹنے کو آئے گی؟ دیکھو، میں تم سے کہتا ہوں، اپنی آنکھیں اٹھاؤ اور کھیتوں کو دیکھو۔ کیونکہ وہ کٹائی کے لیے پہلے ہی سفید ہیں۔
36اور جو کاٹتا ہے وہ اجرت پاتا ہے اور ہمیشہ کی زندگی کے لیے پھل جمع کرتا ہے تاکہ بونے والا اور کاٹنے والا دونوں ایک ساتھ خوش ہوں۔
37اور یہاں یہ قول سچ ہے کہ ایک بوتا ہے اور دوسرا کاٹتا ہے۔
38میں نے تمہیں وہ کاٹنے کے لیے بھیجا جس پر تم نے محنت نہیں کی، دوسرے آدمیوں نے محنت کی، اور تم ان کی محنت میں شامل ہو گئے۔
39اور اُس شہر کے بُہت سے سامری اُس عَورت کے کہنے کے سبب سے اُس پر اِیمان لائے جِس نے گواہی دی کہ جو کُچھ مَیں نے کِیا اُس نے مُجھے بتلایا۔
40پس جب سامری اُس کے پاس آئے تو اُنہوں نے اُس سے منت کی کہ وہ اُن کے ساتھ ٹھہرے اور وہ وہاں دو دِن ٹھہرا۔

41اور بہت سے لوگ اُس کے اپنے کلام کے سبب سے ایمان لائے۔
42اور عورت سے کہا اب ہم تیرے کہنے کی وجہ سے نہیں ایمان لائے کیونکہ ہم نے خود اسے سنا ہے اور جانتے ہیں کہ حقیقتاً یہی
مسیح دنیا کا نجات دہندہ ہے۔
43دو دن کے بعد وہ وہاں سے روانہ ہو کر گلیل کو چلا گیا۔
44کیونکہ یسوع نے خود گواہی دی کہ کسی نبی کی اپنے ملک میں عزت نہیں ہوتی۔
45پھر جب وہ گلیل میں آیا تو گلیلیوں نے اُس کا استقبال کیا اور اُن سب کاموں کو دیکھا جو اُس نے یروشلم میں عید پر کیا کیونکہ وہ
بھی عید میں گئے تھے۔
46پس عیسیٰ دوبارہ گلیل کے قانا میں آیا جہاں اُس نے پانی کو مَے بنایا۔ اور ایک رئیس تھا جس کا بیٹا کفرنحوم میں بیمار تھا۔
47جب اُس نے سُنا کہ یِسُوع یہُودیہ سے نِکل کر گلیل میں آیا ہے تو اُس کے پاس گیا اور اُس سے مِنّت کی کہ وہ اُتر کر اُس کے بیٹے
کو شفا دے کیونکہ وہ مرنے کے قریب تھا۔
48پھر یسوع نے اس سے کہا، جب تک تم نشانات اور عجائبات کو نہ دیکھو گے، تم یقین نہیں کرو گے۔
49رئیس نے اُس سے کہا، جناب، میرا بچہ مرنے سے پہلے نیچے آ جائیں۔
50یِسُوع نے اُس سے کہا تُو جا۔ تمہارا بیٹا زندہ ہے۔ اور اُس آدمی نے اُس بات پر یقین کیا جو یسوع نے اُس سے کہی تھی اور وہ اپنے
راستے کو چلا گیا۔
51اور جب وہ نیچے جا رہا تھا تو اُس کے نوکر اُس سے ملے اور اُس سے کہا کہ تیرا بیٹا جیتا ہے۔
52پھر اُس نے اُن سے اُس وقت دریافت کیا جب اُس نے اصلاح شروع کی۔ اُنہوں نے اُس سے کہا، کل ساتویں پہر اُس کا بخار اُترا۔
53پس باپ نے جانا کہ یہ اُسی وقت تھا جب یسوع نے اُس سے کہا، تیرا بیٹا جیتا ہے :اور خود اور اُس کے سارے گھرانے پر ایمان
لایا۔
54یہ پھر دوسرا معجزہ ہے جو یسوع نے کیا جب وہ یہودیہ سے گلیل میں آیا۔

باب 5

1اس کے بعد یہودیوں کی عید تھی۔ اور عیسیٰ یروشلم کو گیا۔
2اب یروشلم میں بھیڑ منڈی کے پاس ایک تالاب ہے جسے عبرانی زبان میں بیتیسدا کہتے ہیں جس کے پانچ برآمدے ہیں۔
3اِن میں نامرد لوگوں کا ایک بڑا ہجوم پڑا ہے، جو اندھے، رکے ہوئے، مرجھائے ہوئے، پانی کے چلنے کے انتظار میں ہیں۔
4کِیُونکہ ایک فرِشتہ ایک خاص موسم میں تالاب میں اُترا اور پانی کو پریشان کِیا :جو کوئی پانی کی پریشانی کے بعد سب سے پہلے
اندر داخل ہوا اُس کی جو بھی بیماری تھی وہ ٹھیک ہو گیا۔
5اور وہاں ایک آدمی تھا جس کو اڑتیس برس کی بیماری تھی۔
6جب یِسُوع نے اُسے جھوٹ بولتے دیکھا اور جانتا تھا کہ اُسے اِس حالت میں اب کافی عرصہ ہو گیا ہے، اُس نے اُس سے کہا کیا تُو
تندرست ہو جائے گا؟
7اُس نامرد نے اُسے جواب دِیا جناب میرے پاس کوئی آدمی نہیں ہے کہ جب پانی تنگ ہو تو مجھے تالاب میں ڈال دوں لیکن جب میں
آتا ہوں تو ایک اور آدمی میرے آگے نیچے آ جاتا ہے۔
8یِسُوع نے اُس سے کہا اُٹھ، اپنا بستر اُٹھا کر چل۔
9اور وہ آدمی فوراً تندرست ہو گیا اور اپنا بستر اُٹھا کر چلنے لگا اور اُسی دن سبت کا دن تھا۔
10اِس لِئے یہودیوں نے اُس سے جو شفایاب ہوا تھا کہنے لگے، یہ سبت کا دِن ہے :تیرے لِئے اپنا بستر اُٹھانا جائز نہیں۔
11اُس نے اُن کو جواب دیا جس نے مجھے تندرست کیا اُسی نے مجھ سے کہا اپنا بستر اُٹھا کر چل۔
12پھر اُنہوں نے اُس سے پوچھا، وہ کون سا آدمی ہے جس نے تجھ سے کہا، اپنا بستر اُٹھا کر چل؟
13اور جو شفا پاتا تھا وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ کون ہے کیونکہ یسوع اپنے آپ کو وہاں سے چلا گیا تھا، ایک بھیڑ اُس جگہ تھی۔
14بعد میں یسوع نے اُسے ہیکل میں پایا، اور اُس سے کہا، ”دیکھ، تو تندرست ہو گیا ہے :مزید گناہ نہ کرنا، ایسا نہ ہو کہ تجھ سے
بدتر چیز آئے۔
15وہ آدمی چلا گیا اور یہودیوں کو بتایا کہ یہ عیسیٰ ہے جس نے اُسے شفا بخشی ہے۔
16اور اِس لِئے یہُودِیوں نے یِسُوع کو ستایا اور اُس کو مار ڈالنا چاہا کیونکہ اُس نے یہ سبت کے دِن کِیا تھا۔
17لیکن یسوع نے جواب دیا، میرا باپ اب تک کام کرتا ہے اور میں کام کرتا ہوں۔
18اِس لِئے یہُودی اُس کو مارنے کی اَور کوشش کرنے لگے کیونکہ اُس نے نہ صرف سبت کو توڑا تھا بلکہ یہ بھی کہا تھا کہ خُدا اُس
کا باپ ہے اور اپنے آپ کو خُدا کے برابر بناتا ہے۔
19تب یسوع نے جواب دیا اور ان سے کہا، میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بیٹا اپنے آپ سے کچھ نہیں کر سکتا مگر جو وہ باپ کو کرتا
دیکھتا ہے کیونکہ جو کچھ وہ کرتا ہے وہی بیٹا بھی کرتا ہے۔
20کِیُونکہ باپ بیٹے سے محبّت رکھتا ہے اور اُسے وہ سب کچھ دکھاتا ہے جو وہ خود کرتا ہے اور وہ اُسے اِن سے بڑے کام دکھائے
گا تاکہ تم تعجب کرو۔
21کِیُونکہ باپ مُردوں کو جِلاتا اور جِلاتا ہے۔ اسی طرح بیٹا جسے چاہتا ہے زندہ کرتا ہے۔
22کیونکہ باپ کسی آدمی کا فیصلہ نہیں کرتا بلکہ تمام فیصلے بیٹے کو سونپ دیتا ہے۔
23کہ سب لوگ بیٹے کی عزت کریں جیسے باپ کی عزت کرتے ہیں۔ جو بیٹے کی عزت نہیں کرتا وہ باپ کی عزت نہیں کرتا جس
نے اسے بھیجا ہے۔

24میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو میرے کلام کو سُنتا ہے اور اُس پر ایمان لاتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اُس کے پاس ہمیشہ کی زندگی ہے اور وہ سزا میں نہیں آئے گا۔ لیکن موت سے زندگی میں منتقل ہوتا ہے۔
25میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ وقت آنے والا ہے اور اب ہے جب مردے خدا کے بیٹے کی آواز سنیں گے اور جو سنیں گے وہ زندہ ہوں گے۔
26کیونکہ جیسا کہ باپ اپنے اندر زندگی رکھتا ہے۔ اِس لیے اُس نے اپنے آپ میں زندگی پانے کے لیے بیٹے کو دیا ہے۔
27اور اُسے عدالت کرنے کا بھی اختیار دیا ہے کیونکہ وہ ابنِ آدم ہے۔
28اِس پر تعجب نہ کرو کیونکہ وہ وقت آنے والا ہے جب سب قبروں میں ہیں اُس کی آواز سُنیں گے۔
29اور نکلے گا۔ وہ جنھوں نے اچھے کام کیے ہیں، زندگی کی قیامت تک۔ اور جنہوں نے برائی کی ہے، عذاب کی قیامت تک۔
30میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کر سکتا۔ جیسا کہ میں سنتا ہوں، میں فیصلہ کرتا ہوں اور میرا فیصلہ انصاف ہے۔ کیونکہ میں اپنی مرضی نہیں بلکہ باپ کی مرضی تلاش کرتا ہوں جس نے مجھے بھیجا ہے۔
31اگر میں اپنے بارے میں گواہی دیتا ہوں تو میری گواہی سچی نہیں ہے۔
32ایک اور ہے جو میری گواہی دیتا ہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ جو گواہی وہ میرے بارے میں دیتا ہے وہ سچ ہے۔
33تم نے یوحنا کے پاس بھیجا اور اس نے سچائی کی گواہی دی۔
34لیکن میں انسان کی طرف سے گواہی نہیں لیتا بلکہ میں یہ کہتا ہوں تاکہ تم نجات پاؤ۔
35وہ جلتا ہوا اور چمکتا ہوا نور تھا اور تم اس کی روشنی میں خوشی منانے کے لیے ایک وقت کے لیے تیار تھے۔
36لیکن میرے پاس یوحنا کی گواہی سے زیادہ گواہ ہے :کیونکہ جن کاموں کو باپ نے مکمل کرنے کے لیے مجھے دیا ہے، وہی کام جو میں کرتا ہوں، میری گواہی دیتے ہیں کہ باپ نے مجھے بھیجا ہے۔
37اور خود باپ جس نے مجھے بھیجا ہے میری گواہی دی ہے۔ تم نے کبھی اس کی آواز نہیں سنی، نہ اس کی شکل دیکھی۔
38اور اُس کا کلام تُم میں قائِم نہیں ہے :جِس کے لِئے اُس نے بھیجا ہے اُس کا یقین نہیں کرتے۔
39صحیفوں کو تلاش کرو۔ کیونکہ تم ان میں ہمیشہ کی زندگی کے بارے میں سوچتے ہو :اور یہ وہی ہیں جو میری گواہی دیتے ہیں۔
40اور تم میرے پاس نہیں آؤ گے تاکہ تم زندگی پاؤ۔
41میں مردوں سے عزت نہیں لیتا۔
42لیکن میں تم کو جانتا ہوں کہ تم میں خدا کی محبت نہیں ہے۔
43میں اپنے باپ کے نام پر آیا ہوں اور تم مجھے قبول نہیں کرتے۔ اگر کوئی دوسرا اپنے نام سے آئے گا تو تم اسے قبول کرو گے۔
44تم کیونکر یقین کر سکتے ہو جو ایک دوسرے کی عزت کرتے ہیں اور وہ عزت نہیں چاہتے جو صرف خدا کی طرف سے آتی ہے؟
45یہ مت سوچو کہ میں باپ کے سامنے تم پر الزام لگاؤں گا، ایک ہے جو تم پر الزام لگاتا ہے، موسیٰ بھی، جس پر تم بھروسا رکھتے ہو۔
46کیونکہ اگر تم موسیٰ پر ایمان لاتے تو میرا بھی یقین کرتے کیونکہ اس نے میرے بارے میں لکھا ہے۔
47لیکن اگر تم اُس کی تحریروں پر یقین نہیں کرتے تو میری باتوں پر کیسے یقین کرو گے؟

باب 6

1اِن باتوں کے بعد یسوع گلیل کی جھیل کے پار چلے گئے جو کہ تبریاس کی سمندر ہے۔
2اور ایک بڑی بھیڑ اُس کے پیچھے ہو گئی کیونکہ اُنہوں نے اُس کے معجزے دیکھے تھے جو اُس نے بیماروں پر کِئے تھے۔
3اور یسوع ایک پہاڑ پر چڑھ گیا اور وہاں اپنے شاگردوں کے ساتھ بیٹھ گیا۔
4اور یہودیوں کی عید فسح نزدیک تھی۔
5پھر جب یسوع نے آنکھیں اُٹھا کر دیکھا کہ ایک بڑی جماعت اپنے پاس آتی ہے تو اُس نے فلپ سے کہا ہم روٹی کہاں سے خریدیں کہ یہ کھائیں؟
6اور یہ اُس نے اُسے ثابت کرنے کے لیے کہا کیونکہ وہ خود جانتا تھا کہ وہ کیا کرے گا۔
7فِلپُّس نے اُسے جواب دِیا کہ اُن کے لِئے دو سَو پیسے کی روٹی کافی نہیں کہ اُن میں سے ہر ایک تھوڑی سی لے لے۔
8اُس کے شاگردوں میں سے ایک شمعون پطرس کے بھائی اندریاس نے اُس سے کہا۔
9یہاں ایک لڑکا ہے جس کے پاس جَو کی پانچ روٹیاں اور دو چھوٹی مچھلیاں ہیں لیکن وہ بہت سے لوگوں میں کیا ہیں؟
10اور یسوع نے کہا، آدمیوں کو بٹھا دو۔ اب اس جگہ بہت گھاس تھی۔ پس وہ آدمی بیٹھ گئے جن کی تعداد تقریباً پانچ ہزار تھی۔
11اور یسوع نے روٹیاں لی۔ اور جب اُس نے شُکر کِیا تو اُس نے شاگِردوں میں اور شاگِردوں کو اُن میں تقسیم کِیا جو بَیٹھے تھے۔ اور اسی طرح مچھلیوں کی جتنی وہ چاہیں گے۔
12جب وہ بھر گئے تو اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا، جو ٹکڑوں کے باقی رہ گئے ہیں اُن کو جمع کرو تاکہ کچھ بھی ضائع نہ ہو۔
13اِس لیے اُنہوں نے اُن کو اکٹھا کیا اور بارہ ٹوکریاں جو کی پانچ روٹیوں کے ٹکڑوں سے بھریں جو اُن کے کھانے والوں کے لیے اُوپر رہ گئی تھیں۔
14تب اُن آدمیوں نے جب وہ معجزہ دیکھا جو یسوع نے کیا تو کہا کہ یہ سچا نبی ہے جو دنیا میں آنا ہے۔
15پَس جب یِسُوع نے محسوس کِیا کہ وہ آ کر اُسے زبردستی لے جائیں گے تاکہ اُسے بادشاہ بنائیں تو وہ پھر اکیلا پہاڑ پر چلا گیا۔
16اور جب شام ہوئی تو اُس کے شاگِرد جھیل کے پاس گئے۔
17اور کشتی میں سوار ہو کر سمندر کے پار کفرنحوم کی طرف چلا گیا۔ اور اب اندھیرا ہو چکا تھا اور یسوع ان کے پاس نہیں آیا تھا۔
18اور سمندر ایک بڑی آندھی کے سبب سے کھڑا ہوا۔

19پس جب اُنہوں نے تقریباً پچیس یا تیس فرلانگ کا سفر کیا تو اُنہوں نے یسوع کو سمندر پر چلتے اور کشتی کے قریب آتے دیکھا
اور ڈر گئے۔
20لیکن اس نے ان سے کہا یہ میں ہوں۔ ڈرو مت.
21تب اُنہوں نے خوشی سے اُسے کشتی میں بٹھایا اور فوراً جہاز اُس ملک پر تھا جہاں وہ گئے تھے۔
22اگلے دن جب سمندر کے دوسری طرف کھڑے لوگوں نے دیکھا کہ وہاں کوئی اور کشتی نہیں ہے سوائے اس کے جس میں اس
کے شاگرد داخل ہوئے تھے اور یہ کہ یسوع اپنے شاگردوں کے ساتھ کشتی میں نہیں گیا بلکہ اس نے کہا۔ شاگرد اکیلے چلے گئے
(23اگرچہ تبریاس سے دوسری کشتیاں اُس جگہ کے قریب آئیں جہاں اُنہوں نے روٹی کھائی تھی، اُس کے بعد خُداوند کا شکر ادا کیا
تھا):
24پس جب لوگوں نے دیکھا کہ نہ عیسیٰ وہاں ہے اور نہ اُس کے شاگرد، تو وہ بھی جہاز لے کر یسوع کو ڈھونڈتے ہوئے کفرنحوم
پہنچے۔
25اور جب اُنہوں نے اُسے سمندر کے اُس پار پایا تو اُنہوں نے اُس سے کہا، ربّی، آپ یہاں کب آئے؟
26یِسُوع نے اُن کو جواب دِیا مَیں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ تُم مُجھے اِس لِئے نہیں ڈھونڈتے کہ مُعجزے دیکھے بلکہ اِس لِئے کہ تُم نے
روٹیاں کھا کر سیر ہو گئے۔
27اُس گوشت کے لیے محنت نہ کرو جو فنا ہو جاتا ہے بلکہ اُس گوشت کے لیے جو ہمیشہ کی زندگی تک قائم رہتا ہے جو ابنِ آدم
تمہیں دے گا :اُس پر خُدا باپ نے مہر لگا دی ہے۔
28تب اُنہوں نے اُس سے کہا ہم کیا کریں کہ خُدا کے کام کر سکیں؟
29یِسُوع نے جواب میں اُن سے کہا خُدا کا کام یہ ہے کہ تُم اُس پر ایمان لاؤ جِسے اُس نے بھیجا ہے۔
30پس اُنہوں نے اُس سے کہا پھر تُو کیا نشان دکھاتا ہے کہ ہم دیکھ کر تجھ پر یقین کریں؟ آپ کیا کام کرتے ہیں؟
31ہمارے باپ دادا نے بیابان میں من کھایا۔ جیسا کہ لکھا ہے، اُس نے اُنہیں کھانے کے لیے آسمان سے روٹی دی۔
32تب یسوع نے ان سے کہا، میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ موسیٰ نے تمہیں وہ روٹی آسمان سے نہیں دی تھی۔ لیکن میرا باپ تمہیں
آسمان سے حقیقی روٹی دیتا ہے۔
33کیونکہ خُدا کی روٹی وہ ہے جو آسمان سے اُترتی ہے اور دنیا کو زندگی بخشتی ہے۔
34تب اُنہوں نے اُس سے کہا اَے خُداوند یہ روٹی ہمیں ہمیشہ دے۔
35اور یسوع نے ان سے کہا، میں زندگی کی روٹی ہوں :جو میرے پاس آئے گا وہ کبھی بھوکا نہیں رہے گا۔ اور جو مجھ پر یقین
رکھتا ہے وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔
36لیکن میں نے تم سے کہا کہ تم نے بھی مجھے دیکھا ہے اور یقین نہیں کرتے۔
37جو کچھ باپ مجھے دیتا ہے وہ میرے پاس آئے گا۔ اور جو میرے پاس آئے گا اسے میں ہرگز نہیں نکالوں گا۔
38کیونکہ میں آسمان سے اپنی مرضی پوری کرنے نہیں بلکہ اس کی مرضی جس نے مجھے بھیجا ہے۔
39اور یہ باپ کی مرضی ہے جس نے مجھے بھیجا ہے کہ جو کچھ اس نے مجھے دیا ہے اس میں سے مجھے کچھ نہیں کھونا چاہئے
بلکہ اسے آخری دن دوبارہ زندہ کرنا چاہئے۔
40اور یہ اُس کی مرضی ہے جس نے مجھے بھیجا ہے کہ ہر ایک جو بیٹے کو دیکھے اور اُس پر ایمان لائے ہمیشہ کی زندگی پائے
اور میں اُسے آخری دن میں زندہ کروں گا۔
41تب یہودی اس پر بڑبڑانے لگے کیونکہ اس نے کہا میں وہ روٹی ہوں جو آسمان سے اتری ہے۔
42اُنہوں نے کہا کیا یہ یُوسف کا بیٹا یِسُوع نہیں ہے جِس کے باپ اور ماں کو ہم جانتے ہیں؟ پھر یہ کیسے کہتا ہے کہ میں آسمان سے
اُترا؟
43پس یسوع نے جواب دیا اور ان سے کہا آپس میں بڑبڑاو مت۔
44کوئی بھی میرے پاس نہیں آسکتا جب تک کہ باپ جس نے مجھے بھیجا ہے اسے کھینچ نہ لے اور میں اسے آخری دن میں زندہ
کروں گا۔
45یہ نبیوں میں لکھا ہے، اور وہ سب خدا کی طرف سے سکھایا جائے گا .پس ہر وہ شخص جس نے باپ سے سنا اور سیکھا ہے
میرے پاس آتا ہے۔
46یہ نہیں کہ کسی نے باپ کو دیکھا ہے سوائے اس کے جو خدا کی طرف سے ہے اس نے باپ کو دیکھا ہے۔
47میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو مجھ پر ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اس کے پاس ہے۔
48میں زندگی کی روٹی ہوں۔
49تمہارے باپ دادا نے بیابان میں من کھایا اور مر گئے۔
50یہ وہ روٹی ہے جو آسمان سے اُترتی ہے کہ آدمی اُسے کھائے اور نہ مرے۔
51میں وہ زندہ روٹی ہوں جو آسمان سے اُتری ہے اگر کوئی اس روٹی کو کھائے گا تو وہ ہمیشہ زندہ رہے گا اور جو روٹی میں دوں
گا وہ میرا گوشت ہے جو دنیا کی زندگی کے لیے دوں گا۔
52پس یہُودی آپس میں لڑنے لگے اور کہنے لگے کہ یہ آدمی ہمیں اپنا گوشت کھانے کو کیسے دے سکتا ہے؟
53تب یسوع نے ان سے کہا، میں تم سے سچ کہتا ہوں، جب تک تم ابن آدم کا گوشت نہ کھاؤ اور اس کا خون نہ پیو، تم میں زندگی
نہیں ہے۔
54جو میرا گوشت کھاتا ہے، اور میرا خون پیتا ہے، ہمیشہ کی زندگی اس کے پاس ہے۔ اور میں اسے آخری دن زندہ کروں گا۔
55کیونکہ میرا گوشت واقعی گوشت ہے اور میرا خون واقعی پینے کی چیز ہے۔
56جو میرا گوشت کھاتا ہے اور میرا خون پیتا ہے وہ مجھ میں رہتا ہے اور میں اس میں۔

57جس طرح زندہ باپ نے مجھے بھیجا ہے اور میں باپ کے وسیلہ سے جیتا ہوں اسی طرح جو مجھے کھاتا ہے وہ بھی میرے وسیلہ سے زندہ رہے گا۔
58یہ وہ روٹی ہے جو آسمان سے اُتری ہے، جیسا کہ تمہارے باپ دادا نے من کھایا نہیں بلکہ مر گئے ہیں، جو اس روٹی کو کھائے گا وہ ہمیشہ زندہ رہے گا۔
59یہ باتیں اُس نے عبادت خانہ میں کفرنحوم میں تعلیم دیتے ہوئے کہیں۔
60پَس اُس کے شاگِردوں میں سے بہتوں نے یہ سُن کر کہا یہ بڑی مشکل بات ہے۔ کون اسے سن سکتا ہے؟
61جب یسوع نے اپنے آپ میں جانا کہ اس کے شاگرد اس پر بڑبڑاتے ہیں تو اس نے ان سے کہا کیا اس سے آپ کو برا لگتا ہے؟
62کیا اور اگر آپ ابنِ آدم کو اوپر جاتے دیکھیں گے جہاں وہ پہلے تھا؟
63یہ روح ہے جو زندہ کرتی ہے۔ جسم سے کچھ فائدہ نہیں :جو باتیں میں تم سے کہتا ہوں وہ روح ہیں اور زندگی ہیں۔
64لیکن تم میں سے کچھ ایسے ہیں جو ایمان نہیں لاتے۔ کیونکہ عیسیٰ شروع ہی سے جانتا تھا کہ وہ کون ہیں جو ایمان نہیں لائے اور کون اُسے پکڑوائے گا۔
65اور اُس نے کہا اِس لِئے مَیں نے تُم سے کہا کہ کوئی بھی میرے پاس نہیں آسکتا جب تک یہ میرے باپ کی طرف سے اُس کو نہ دیا گیا ہو۔
66اُس وقت سے اُس کے بہت سے شاگرد واپس چلے گئے اور اُس کے ساتھ پھر نہ گئے۔
67پھر یسوع نے بارہ سے کہا، کیا تم بھی چلے جاؤ گے؟
68تب شمعون پطرس نے اسے جواب دیا اے خداوند ہم کس کے پاس جائیں؟ آپ کے پاس ہمیشہ کی زندگی کے الفاظ ہیں۔
69اور ہم یقین رکھتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ تُو ہی مسیح، زندہ خدا کا بیٹا ہے۔
70یِسُوع نے اُن سے کہا کیا مَیں نے تُم بارہ کو چُن نہیں لِیا اور تُم میں سے ایک ابلیس ہے؟
71اُس نے شمعون کے بیٹے یہوداہ اسکریوتی کے بارے میں کہا کیونکہ وہ بارہ میں سے ایک ہو کر اُسے پکڑوانے والا تھا۔

باب 7

1اِن باتوں کے بعد یسوع گلیل میں پھرنے لگے کیونکہ وہ یہودیوں میں نہیں چلے گا کیونکہ یہودی اُسے مارنا چاہتے تھے۔
2اب یہودیوں کی خیموں کی عید قریب تھی۔
3پَس اُس کے بھائِیوں نے اُس سے کہا کہ یہاں سے چلا جا اور یہُودیہ کو چلا جا تاکہ تیرے شاگرد بھی اُن کاموں کو دیکھیں جو تُو کرتا ہے۔
4کِیُونکہ کوئی آدمی ایسا نہیں جو چھپ کر کوئی کام کرتا ہو اور وہ خود کھلم کھلا جانا چاہتا ہے۔ اگر تم یہ کام کرتے ہو تو اپنے آپ کو دنیا کے سامنے ظاہر کرو۔
5کیونکہ نہ اُس کے بھائیوں نے اُس پر یقین کیا۔
6تب یسوع نے ان سے کہا، میرا وقت ابھی نہیں آیا ہے، لیکن تمہارا وقت ہمیشہ تیار ہے۔
7دنیا تم سے نفرت نہیں کر سکتی۔ لیکن یہ مجھ سے نفرت کرتا ہے کیونکہ میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ اس کے کام برے ہیں۔
8تم اِس عِید میں جاؤ۔ مَیں ابھی اِس عِید میں نہیں گیا۔ کیونکہ میرا وقت ابھی پورا نہیں ہوا ہے۔
9جب اُس نے اُن سے یہ باتیں کہِی تو وہ گلیل میں ٹھہر گیا۔
10لیکن جب اُس کے بھائی اوپر گئے تو وہ بھی عِید میں گیا، کھلم کھلا نہیں بلکہ جیسا کہ پوشیدہ تھا۔
11تب یہودیوں نے اُسے عِید میں ڈھونڈا اور کہا وہ کہاں ہے؟
12اور لوگوں میں اُس کے بارے میں بہت بڑبڑاہٹ ہوئی کیونکہ بعض نے کہا کہ وہ اچھا آدمی ہے اور بعض نے کہا نہیں !لیکن وہ لوگوں کو دھوکہ دیتا ہے۔
13لیکن یہودیوں کے ڈر سے کسی نے کھل کر اُس کے بارے میں بات نہیں کی۔
14اب عید کے درمیان یسوع ہیکل میں گئے اور تعلیم دینے لگے۔
15اور یہُودی حیران ہو کر کہنے لگے کہ یہ آدمی خطوط کو کیسے جانتا ہے جو کبھی نہیں سیکھا؟
16یِسُوع نے اُن کو جواب دِیا اور کہا میری تعلیم میری نہیں بلکہ اُس کی ہے جِس نے مجھے بھیجا ہے۔
17اگر کوئی شخص اپنی مرضی پر عمل کرے گا تو وہ اس تعلیم کے بارے میں جان لے گا کہ یہ خدا کی طرف سے ہے یا میں اپنی بات کہتا ہوں۔
18جو اپنی بات کہتا ہے وہ اپنی ہی عزت چاہتا ہے لیکن جو اپنے بھیجنے والے کے جلال کا طالب ہے وہی سچا ہے اور اس میں کوئی ناراستی نہیں ہے۔
19کیا موسیٰ نے تمہیں شریعت نہیں دی تھی پھر بھی تم میں سے کوئی شریعت پر عمل نہیں کرتا؟ تم مجھے کیوں مارنے کے درپے ہو؟
20لوگوں نے جواب دیا، تم میں شیطان ہے، کون تجھے مارنے کے لیے جا رہا ہے؟
21یِسُوع نے جواب میں اُن سے کہا مَیں نے ایک کام کِیا ہے اور تُم سب حیران ہو گئے۔
22پس موسیٰ نے تمہارا ختنہ کرایا۔)اس لیے نہیں کہ یہ موسیٰ کی طرف سے ہے بلکہ باپ دادا کی طرف سے ہے۔ (اور تم سبت کے دن ایک آدمی کا ختنہ کرتے ہو۔
23اگر کوئی آدمی سبت کے دن ختنہ کرائے کہ موسیٰ کی شریعت کو توڑا نہ جائے۔ کیا تم مجھ سے ناراض ہو کیونکہ میں نے سبت کے دن ایک آدمی کو ہر طرح سے تندرست کر دیا ہے؟
24صورت کے مطابق فیصلہ نہ کرو بلکہ صحیح فیصلہ کرو۔

25تب یروشلم میں سے بعض نے کہا کیا یہ وہی نہیں ہے جسے وہ مارنا چاہتے ہیں؟
26لیکن دیکھو وہ دلیری سے بولتا ہے اور وہ اس سے کچھ نہیں کہتے۔ کیا حکمرانوں کو واقعی معلوم ہے کہ یہ وہی مسیح ہے؟
27حالانکہ ہم اس آدمی کو جانتے ہیں کہ وہ کہاں کا ہے لیکن جب مسیح آئے گا تو کوئی نہیں جانتا کہ وہ کہاں کا ہے۔
28پھر یسوع نے ہیکل میں تعلیم دیتے ہوئے پکارا کہ تم دونوں مجھے جانتے ہو اور جانتے ہو کہ میں کہاں کا ہوں اور میں اپنی طرف
سے نہیں آیا ہوں بلکہ جس نے مجھے بھیجا ہے وہ سچا ہے جسے تم نہیں جانتے۔
29لیکن میں اسے جانتا ہوں کیونکہ میں اس کی طرف سے ہوں اور اس نے مجھے بھیجا ہے۔
30تب اُنہوں نے اُسے پکڑنے کی کوشش کی لیکن کسی نے اُس پر ہاتھ نہ ڈالا کیونکہ اُس کا وقت ابھی نہیں آیا تھا۔
31اور بہت سے لوگ اُس پر ایمان لائے اور کہنے لگے کہ جب مسیح آئے گا تو کیا وہ اِن سے بڑھ کر معجزے کرے گا جو اِس آدمی
نے کیے ہیں؟
32فریسیوں نے سُنا کہ لوگ اُس کے بارے میں ایسی بڑبڑاتے ہیں۔ اور فریسیوں اور سردار کاہنوں نے اسے پکڑنے کے لیے سپاہیوں
کو بھیجا۔
33تب یِسُوع نے اُن سے کہا کہ میں ابھی تھوڑی دیر تُمہارے ساتھ ہوں اور پھر اُس کے پاس جاؤں گا جس نے مجھے بھیجا ہے۔
34تم مجھے ڈھونڈو گے لیکن نہ پاؤ گے اور جہاں میں ہوں وہاں تم نہیں آ سکتے۔
35تب یہودی آپس میں کہنے لگے کہ وہ کہاں جائے گا کہ ہم اُسے نہ پائیں گے؟ کیا وہ غیر قوموں میں منتشر لوگوں کے پاس جائے گا
اور غیر قوموں کو تعلیم دے گا؟
36یہ کہنے کا کیا طریقہ ہے کہ اُس نے کہا کہ تم مجھے ڈھونڈو گے لیکن نہ پاؤ گے اور جہاں میں ہوں وہاں تم نہیں آسکتے؟
37آخری دِن، عِید کے اُس عظیم دِن، یِسُوع نے کھڑے ہو کر پکارا اور کہا، اگر کوئی پیاسا ہو تو میرے پاس آ کر پیے۔
38جو مجھ پر ایمان لاتا ہے، جیسا کہ صحیفے میں کہا گیا ہے، اس کے پیٹ سے زندہ پانی کی نہریں جاری ہوں گی۔
39)لیکن یہ اُس نے روح کے بارے میں کہا جو اُس پر ایمان لانے والوں کو ملنا چاہیے کیونکہ روح القدس ابھی تک نہیں دیا گیا تھا
کیونکہ عیسیٰ کو ابھی جلال نہیں ملا تھا۔(
40پس بہت سے لوگوں نے یہ بات سن کر کہا سچ میں یہ نبی ہے۔
41دوسروں نے کہا یہ مسیح ہے۔ لیکن بعض نے کہا کیا مسیح گلیل سے نکلے گا؟
42کیا صحیفے میں یہ نہیں کہا گیا ہے کہ مسیح داؤد کی نسل سے اور بیت لحم کے شہر سے جہاں داؤد تھا آتا ہے؟
43پس اُس کی وجہ سے لوگوں میں پھوٹ پڑ گئی۔
44اور اُن میں سے کچھ اُسے لے گئے ہوں گے۔ لیکن کسی نے اس پر ہاتھ نہیں ڈالا۔
45پھر سردار کاہنوں اور فریسیوں کے پاس آئے۔ اُنہوں نے اُن سے کہا تم اُسے کیوں نہیں لائے؟
46افسروں نے جواب دیا، ”اِس آدمی کی طرح کبھی کوئی بات نہیں کرتا تھا۔
47پھر فریسیوں نے اُن سے کہا کیا تم بھی فریب میں ہو؟
48کیا حاکموں یا فریسیوں میں سے کسی نے اُس پر ایمان لایا ہے؟
49لیکن یہ لوگ جو شریعت کو نہیں جانتے لعنتی ہیں۔
50نیکدیمس نے اُن سے کہا)وہ جو رات کو یسوع کے پاس آیا اور اُن میں سے ایک تھا(
51کیا ہماری شریعت کسی آدمی کا فیصلہ کرتی ہے، اس سے پہلے کہ وہ اسے سنے، اور جان لے کہ وہ کیا کرتا ہے؟
52اُنہوں نے جواب میں اُس سے کہا کیا تُو بھی گلیل کا ہے؟ تلاش کرو اور دیکھو کیونکہ گلیل سے کوئی نبی نہیں نکلا۔
53اور ہر آدمی اپنے اپنے گھر چلا گیا۔

باب 8

1یسوع زیتون کے پہاڑ پر گئے۔
2اور صبح سویرے وہ پھر ہیکل میں آیا اور سب لوگ اس کے پاس آئے۔ اور وہ بیٹھ گیا، اور انہیں سکھایا۔
3اور فقیہ اور فریسی ایک عورت کو اس کے پاس لائے جو زنا میں پکڑی گئی تھی۔ اور جب اُنہوں نے اُسے بیچ میں بٹھایا،
4اُنہوں نے اُس سے کہا اَے اُستاد یہ عَورت زنا میں پکڑی گئی تھی۔
5اب موسیٰ نے شریعت میں ہمیں حکم دیا ہے کہ ایسے کو سنگسار کیا جائے لیکن تم کیا کہتے ہو؟
6یہ اُنہوں نے اُسے آزمانے کے لیے کہا تاکہ اُس پر الزام لگانا پڑے۔ لیکن یسوع نے جھک کر اپنی انگلی سے زمین پر لکھا گویا اس
نے انہیں سنا ہی نہیں۔
7پس جب وہ اُس سے پوچھتے رہے تو اُس نے اپنے آپ کو اُٹھا کر اُن سے کہا جو تم میں سے بے گناہ ہے پہلے اُس پر پتھر مارے۔
8اور دوبارہ جھک کر زمین پر لکھنے لگا۔
9اور جنہوں نے اُسے سُنا اور اپنے ضمیر سے مُجرم ٹھہرے ایک ایک کر کے نِکلے، بڑے سے شروع کر کے آخری تک :اور
یِسُوع اکیلا رہ گیا اور وہ عَورت بیچ میں کھڑی تھی۔
10جب یِسُوع نے اپنے آپ کو اُٹھا کر اُس عورت کے سِوا کِسی کو نہ دیکھا تو اُس سے کہا اَے عورت تیرے اِلزام لگانے والے کہاں
ہیں؟ کیا کسی نے آپ کو مجرم قرار نہیں دیا؟
11اُس نے کہا اَے خُداوند نہیں۔ اور یسوع نے اس سے کہا، نہ میں تمہیں مجرم قرار دیتا ہوں، جا اور گناہ نہ کرنا۔
12پھر یسوع نے اُن سے دوبارہ کہا، میں دنیا کا نور ہوں: جو میری پیروی کرے گا وہ اندھیرے میں نہیں چلے گا بلکہ زندگی کی
روشنی پائے گا۔
13پس فریسیوں نے اُس سے کہا تُو اپنے بارے میں گواہ ہے۔ تمہارا ریکارڈ درست نہیں ہے۔

14یِسُوع نے جواب میں اُن سے کہا، اگرچہ مَیں اپنے بارے میں گواہی دیتا ہوں لیکن میرا ریکارڈ سچا ہے کیونکہ میں جانتا ہوں کہ
میں کہاں سے آیا ہوں اور کہاں جا رہا ہوں۔ لیکن تم نہیں بتا سکتے کہ میں کہاں سے آیا ہوں اور کہاں جا رہا ہوں۔
15تم جسم کے مطابق فیصلہ کرتے ہو۔ میں کسی آدمی کا فیصلہ نہیں کرتا۔
16اور پھر بھی اگر میں فیصلہ کروں تو میرا فیصلہ سچ ہے کیونکہ میں اکیلا نہیں ہوں بلکہ میں اور باپ جس نے مجھے بھیجا ہے۔
17تیری شریعت میں یہ بھی لکھا ہے کہ دو آدمیوں کی گواہی سچی ہے۔
18میں ایک ہوں جو اپنے بارے میں گواہی دیتا ہوں اور باپ جس نے مجھے بھیجا ہے وہ میری گواہی دیتا ہے۔
19تب اُنہوں نے اُس سے کہا تیرا باپ کہاں ہے؟ یسوع نے جواب دیا نہ تم مجھے جانتے ہو نہ میرے باپ کو اگر تم مجھے جانتے تو
میرے باپ کو بھی جانتے۔
20یہ باتیں یسوع نے خزانے میں کہی جب وہ ہیکل میں تعلیم دے رہا تھا اور کسی نے اس پر ہاتھ نہیں رکھا۔ کیونکہ اس کی گھڑی
ابھی نہیں آئی تھی۔
21پھر یسوع نے ان سے کہا، میں اپنے راستے پر جاتا ہوں، اور تم مجھے ڈھونڈو گے، اور اپنے گناہوں میں مرو گے :جہاں میں جاتا
ہوں تم نہیں آ سکتے۔
22تب یہودیوں نے کہا کیا وہ اپنے آپ کو مار ڈالے گا؟ کیونکہ وہ کہتا ہے جہاں میں جاتا ہوں تم نہیں آ سکتے۔
23اور اُس نے اُن سے کہا تُم نیچے کے ہو ۔ میں اوپر سے ہوں تم اس دنیا کے ہو۔ میں اس دنیا کا نہیں ہوں۔
24اِس لِئے مَیں نے تُم سے کہا کہ تُم اپنے گُناہوں میں مرو گے کیونکہ اگر تُم اِیمان نہیں لاؤ گے کہ مَیں وہ ہوں تو تُم اپنے گُناہوں میں
مرو گے۔
25تب اُنہوں نے اُس سے کہا تُو کون ہے؟ اور یِسُوع نے اُن سے کہا وہی جو مَیں نے تُم سے شروع سے کہا تھا۔
26میرے پاس آپ کے بارے میں کہنے اور فیصلہ کرنے کو بہت سی باتیں ہیں لیکن جس نے مجھے بھیجا وہ سچا ہے۔ اور میں دنیا
سے وہ باتیں کہتا ہوں جو میں نے اس کے بارے میں سنی ہیں۔
27وہ نہ سمجھے کہ وہ اُن سے باپ کے بارے میں کہتا ہے۔
28تب یسوع نے ان سے کہا جب تم ابن آدم کو اوپر اٹھاؤ گے تو تم جانو گے کہ میں وہی ہوں اور میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کرتا۔
لیکن جیسا کہ میرے باپ نے مجھے سکھایا ہے، میں یہ باتیں کہتا ہوں۔
29اور جس نے مجھے بھیجا وہ میرے ساتھ ہے :باپ نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا۔ کیونکہ میں ہمیشہ وہ کام کرتا ہوں جس سے وہ
خوش ہوتا ہے۔
30جب وہ یہ باتیں کہہ رہا تھا تو بہت سے لوگوں نے اُس پر یقین کیا۔
31پھر یسوع نے اُن یہودیوں سے کہا جو اُس پر ایمان لائے تھے، اگر تم میرے کلام پر قائم رہو گے تو واقعی میرے شاگرد ہو۔
32اور تم سچائی کو جان لو گے اور سچائی تمہیں آزاد کر دے گی۔
33اُنہوں نے اُسے جواب دِیا کہ ہم ابرہام کی نسل ہیں اور کِسی آدمی کے غُلامی میں کبھی نہیں رہے۔
34یسوع نے ان کو جواب دیا، میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو کوئی گناہ کرتا ہے وہ گناہ کا بندہ ہے۔
35اور نوکر گھر میں ہمیشہ نہیں رہتا بلکہ بیٹا ہمیشہ رہتا ہے۔
36پس اگر بیٹا تم کو آزاد کرے گا تو تم واقعی آزاد ہو گے۔
37میں جانتا ہوں کہ تم ابراہیم کی نسل ہو۔ لیکن تم مجھے مارنا چاہتے ہو، کیونکہ میرے کلام کی تم میں کوئی جگہ نہیں ہے۔
38میں وہی کہتا ہوں جو میں نے اپنے باپ کے ساتھ دیکھا ہے اور تم وہی کرتے ہو جو تم نے اپنے باپ کے ساتھ دیکھا ہے۔
39اُنہوں نے جواب میں اُس سے کہا کہ ابرہام ہمارا باپ ہے۔ یسوع نے ان سے کہا اگر تم ابراہیم کی اولاد ہوتے تو ابراہیم کے کام
کرتے۔
40لیکن اب تم مجھے مارنا چاہتے ہو، ایک آدمی جس نے تم سے سچی بات کہی، جو میں نے خدا کے بارے میں سنی ہے، ابراہیم نے
ایسا نہیں کیا۔
41تم اپنے باپ کے کام کرتے ہو۔ تب اُنہوں نے اُس سے کہا، ہم بدکاری سے پیدا نہیں ہوئے۔ ہمارا ایک ہی باپ ہے، خدا بھی۔
42یسوع نے ان سے کہا اگر خدا تمہارا باپ ہوتا تو تم مجھ سے محبت کرتے کیونکہ میں خدا کی طرف سے نکلا اور آیا ہوں۔ نہ میں
اپنی طرف سے آیا بلکہ اس نے مجھے بھیجا ہے۔
43تم میری بات کیوں نہیں سمجھتے؟ یہاں تک کہ تم میرا کلام نہیں سن سکتے۔
44تم اپنے باپ شیطان کے ہو اور اپنے باپ کی خواہشات پر عمل کرو گے۔ وہ شروع سے ہی ایک قاتل تھا اور سچائی میں نہیں رہا
کیونکہ اس میں سچائی نہیں ہے۔ جب وہ جھوٹ بولتا ہے تو اپنی ہی بات کرتا ہے کیونکہ وہ جھوٹا ہے اور اس کا باپ ہے۔
45اور چونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں اس لیے تم میرا یقین نہیں کرتے۔
46تم میں سے کون مجھے گناہ کا قائل کرتا ہے؟ اور اگر میں سچ کہوں تو تم میرا یقین کیوں نہیں کرتے؟
47جو خُدا کی طرف سے ہے خُدا کی باتیں سُنتا ہے اِس لِئے تُم اُن کو نہیں سُنتے کیونکہ تُم خُدا کے نہیں ہو۔
48تب یہودیوں نے جواب دیا اور اس سے کہا کیا ہم ٹھیک نہیں کہتے کہ تو سامری ہے اور اس میں شیطان ہے؟
49یسوع نے جواب دیا، میرے پاس ابلیس نہیں ہے۔ لیکن میں اپنے باپ کی عزت کرتا ہوں اور تم میری بے عزتی کرتے ہو۔
50اور میں اپنی شان کا طالب نہیں ہوں :ایک ہے جو ڈھونڈتا اور فیصلہ کرتا ہے۔
51میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر کوئی میری بات پر قائم رہے گا تو وہ کبھی موت کو نہیں دیکھے گا۔
52تب یہودیوں نے اُس سے کہا اب ہم جان گئے کہ تجھ میں بدروح ہے۔ ابراہیم مر چکا ہے، اور نبی۔ اور تُو کہتا ہے کہ اگر کوئی
میری بات مانے گا تو وہ کبھی موت کا ذائقہ نہیں چکھے گا۔
53کیا تو ہمارے باپ ابراہیم سے بڑا ہے جو مر گیا ہے؟ اور نبی مر چکے ہیں :تو اپنے آپ کو کسے بناتا ہے؟

54یسوع نے جواب دیا، اگر میں اپنی عزت کروں تو میری عزت کچھ بھی نہیں ہے، یہ میرا باپ ہے جو میری عزت کرتا ہے۔ جس
کے بارے میں تم کہتے ہو کہ وہ تمہارا خدا ہے۔
55ابھی تک تم نے اسے نہیں جانا۔ لیکن میں اسے جانتا ہوں اور اگر میں کہوں کہ میں اسے نہیں جانتا تو میں تمہاری طرح جھوٹا ہوں
گا۔ لیکن میں اسے جانتا ہوں اور اس کی بات پر قائم ہوں۔
56تیرا باپ ابراہام میرا دِن دیکھ کر خُوش ہُوا اور اُس نے یہ دیکھا اور خُوش ہوا۔
57تب یہودیوں نے اُس سے کہا، تم ابھی پچاس برس کے نہیں ہوئے اور کیا تم نے ابراہیم کو دیکھا ہے؟
58یسوع نے ان سے کہا، میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ ابراہیم کے ہونے سے پہلے، میں ہوں۔
59پھر اُنھوں نے اُس پر پھینکنے کے لیے پتھر اُٹھائے لیکن یسوع نے اپنے آپ کو چھپایا اور ہیکل سے نکل کر اُن کے درمیان سے
ہو کر گزرا۔

باب 9

1اور جب یسوع وہاں سے گزر رہے تھے تو اس نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنی پیدائش سے اندھا تھا۔
2اور اُس کے شاگِردوں نے اُس سے پُوچھا اَے اُستاد، کِس نے گُناہ کِیا، اِس آدمی نے یا اُس کے ماں باپ کا کہ یہ اندھا پیدا ہوا؟
3یِسُوع نے جواب دِیا نہ اِس آدمی نے گُناہ کِیا نہ اُس کے ماں باپ نے بلکہ اِس لِئے کہ خُدا کے کام اُس میں ظاہِر ہوں۔
4مجھے اُس کے کام کرنے چاہئیں جس نے مجھے بھیجا ہے، جب تک دن ہو :رات آتی ہے جب کوئی کام نہیں کر سکتا۔
5جب تک میں دنیا میں ہوں، میں دنیا کا نور ہوں۔
6یہ کہہ کر اُس نے زمین پر تھوکا اور تھوک کی مٹی بنائی اور اُس اندھے کی آنکھوں پر مٹی ڈال دی۔
7اور اُس سے کہا، جا، سِلوام کے تالاب میں نہا،)جس کی تعبیر بھیجی گئی ہے۔ (اِس لیے وہ چلا گیا، نہا دھو کر دیکھ کر آیا۔
8اِس لئے پڑوسیوں اور اُن لوگوں نے جِنھوں نے اُسے پہلے دیکھا تھا کہ وہ اندھا تھا کہا کیا یہ وہ نہیں جو بیٹھ کر بھیک مانگتا تھا؟
9بعض نے کہا، یہ وہی ہے، دوسروں نے کہا، وہ اس جیسا ہے، لیکن اس نے کہا، میں وہی ہوں۔
10اِس لِئے اُنہوں نے اُس سے کہا تیری آنکھیں کِس طرح کھلی؟
11اُس نے جواب میں کہا کہ ایک آدمی جو یسوع کہلاتا ہے نے مٹی بنائی اور میری آنکھوں پر مسح کر کے مجھ سے کہا کہ سِلوآم
کے تالاب پر جا کر نہا اور مَیں نے جا کر دھویا اور بینائی ہو گئی۔
12تب اُنہوں نے اُس سے کہا وہ کہاں ہے؟ اس نے کہا، میں نہیں جانتا۔
13وہ اُسے فریسیوں کے پاس لائے جو پہلے اندھا تھا۔
14اور یہ سبت کا دن تھا جب یسوع نے مٹی بنائی اور اپنی آنکھیں کھولیں۔
15پھر فریسیوں نے بھی اُس سے پوچھا کہ اُس کی بینائی کیسے ہوئی؟ اُس نے اُن سے کہا اُس نے میری آنکھوں پر مٹی ڈال دی اور
مَیں نے نہا کر دیکھا۔
16پس بعض فریسیوں نے کہا کہ یہ آدمی خُدا کی طرف سے نہیں ہے کیونکہ یہ سبت کے دن کو نہیں مانتا۔ اوروں نے کہا کہ گنہگار
آدمی ایسے معجزے کیسے کر سکتا ہے؟ اور ان میں تفرقہ پڑ گیا۔
17اُنہوں نے اُس اندھے سے پھر کہا تُو اُس کے بارے میں کیا کہتا ہے کہ اُس نے تیری آنکھیں کھول دی ہیں؟ اس نے کہا کہ وہ نبی
ہے۔
18لیکن یہودیوں نے اُس کے بارے میں یقین نہیں کیا کہ وہ اندھا تھا اور اُس کی بینائی ہو گئی، جب تک کہ اُنہوں نے اُس کے والدین
کو بُلا نہ لیا جس کو اُس کی بینائی ملی تھی۔
19اور اُنہوں نے اُن سے پُوچھا کیا یہ تمہارا بیٹا ہے جو تم کہتے ہو کہ اندھا پیدا ہوا تھا؟ اب وہ کیسے دیکھتا ہے؟
20اُس کے والدین نے اُن کو جواب دیا اور کہا ہم جانتے ہیں کہ یہ ہمارا بیٹا ہے اور یہ اندھا پیدا ہوا تھا۔
21لیکن اب وہ کس طرح دیکھ رہا ہے، ہم نہیں جانتے۔ یا کس نے آنکھیں کھولی ہیں، ہم نہیں جانتے :وہ بوڑھا ہے۔ اس سے پوچھو :وہ
اپنے لئے بولے گا۔
22یہ باتیں اُس کے ماں باپ نے کہیں کیونکہ وہ یہودیوں سے ڈرتے تھے کیونکہ یہودی پہلے ہی اقرار کر چکے تھے کہ اگر کوئی
اقرار کرے کہ وہ مسیح ہے تو اُسے عبادت خانہ سے نکال دیا جائے۔
23اِس لیے اُس کے ماں باپ نے کہا کہ وہ بوڑھا ہو گیا ہے۔ اس سے پوچھو
24پھر اُنہوں نے اُس شخص کو جو اندھا تھا دوبارہ بُلایا اور اُس سے کہا خُدا کی حمد کرو :ہم جانتے ہیں کہ یہ آدمی گنہگار ہے۔
25اُس نے جواب میں کہا کہ وہ گنہگار ہے یا نہیں، مَیں نہیں جانتا :میں ایک بات جانتا ہوں کہ جب میں اندھا تھا، اب دیکھتا ہوں۔
26تب اُنہوں نے اُس سے پِھر کہا اُس نے تجھ سے کیا کِیا؟ اس نے تیری آنکھیں کیسے کھولیں؟
27اُس نے اُن کو جواب دیا مَیں تُم سے پہلے ہی کہہ چکا ہوں اور تُم نے نہیں سُنا، تُم پھر سے کیوں سُنیں گے؟ کیا تم بھی اس کے
شاگرد بنو گے؟
28تب اُنہوں نے اُس کو لعن طعن کیا اور کہا تُو اُس کا شاگرد ہے۔ لیکن ہم موسیٰ کے شاگرد ہیں۔
29ہم جانتے ہیں کہ خُدا نے موسیٰ سے بات کی تھی، ہم نہیں جانتے کہ وہ کہاں کا ہے۔
30اُس آدمی نے جواب میں اُن سے کہا، اِس میں ایک عجیب بات کیوں ہے کہ تم نہیں جانتے کہ وہ کہاں کا ہے، پھر بھی اُس نے میری
آنکھیں کھول دیں۔
31اب ہم جانتے ہیں کہ خُدا گنہگاروں کی نہیں سُنتا لیکن اگر کوئی خُدا کا پرستار ہو اور اُس کی مرضی پر چلتا ہے تو وہ اُس کی سُنتا
ہے۔
32جب سے دُنیا شروع ہوئی تو یہ نہیں سُنا گیا کہ کسی نے اندھا پیدا ہونے والے کی آنکھیں کھول دیں۔

33اگر یہ شخص خُدا کی طرف سے نہ ہوتا تو کُچھ نہیں کر سکتا تھا۔
34اُنہوں نے جواب میں اُس سے کہا تُو بالکل گناہوں میں پیدا ہوا تھا اور کیا تُو ہمیں سکھاتا ہے؟ اور انہوں نے اسے باہر پھینک دیا۔
35یسوع نے سنا کہ انہوں نے اسے نکال دیا ہے۔ اور جب اُس نے اُسے پایا تو اُس سے کہا کیا تُو خُدا کے بیٹے پر یقین رکھتا ہے؟
36اُس نے جواب میں کہا اے خُداوند وہ کون ہے کہ میں اُس پر ایمان لاؤں؟
37یِسُوع نے اُس سے کہا تُو نے اُسے دیکھا ہے اور وہی تجھ سے باتیں کرتا ہے۔
38اور اُس نے کہا اَے خُداوند مَیں یقین کرتا ہوں۔ اور اس کی عبادت کی۔
39اور یسوع نے کہا، میں عدالت کے لیے اس دنیا میں آیا ہوں تاکہ جو نہیں دیکھتے وہ دیکھیں۔ اور جو دیکھتے ہیں اندھے ہو جائیں۔
40اور بعض فریسیوں نے جو اُس کے ساتھ تھے یہ باتیں سُن کر اُس سے کہا کیا ہم بھی اندھے ہیں؟
41یسوع نے ان سے کہا اگر تم اندھے ہوتے تو تم پر کوئی گناہ نہ ہوتا لیکن اب تم کہتے ہو کہ ہم دیکھتے ہیں۔ اس لیے تمہارا گناہ باقی
ہے۔

باب 10

1میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو بھیڑ باڑے میں دروازے سے داخل نہیں ہوتا بلکہ کسی اور راستے سے چڑھتا ہے وہی چور اور
ڈاکو ہے۔
2لیکن جو دروازے سے اندر آتا ہے وہ بھیڑوں کا چرواہا ہے۔
3اُس کے لیے دربان کھولتا ہے۔ اور بھیڑیں اُس کی آواز سُنتی ہیں اور وہ اپنی بھیڑوں کو نام سے پکارتا ہے اور اُنہیں باہر لے جاتا
ہے۔
4اور جب وہ اپنی بھیڑ بکریاں نکالتا ہے تو وہ اُن کے آگے آگے جاتا ہے اور بھیڑیں اُس کے پیچھے پیچھے چلتی ہیں کیونکہ وہ اُس
کی آواز جانتی ہیں۔
5اور وہ اجنبی کا پیچھا نہیں کریں گے بلکہ اُس سے بھاگیں گے کیونکہ وہ اجنبیوں کی آواز نہیں جانتے۔
6یہ تمثیل یِسُوع نے اُن سے کہی لیکن اُنہوں نے نہ سمجھا کہ وہ کیا باتیں ہیں جو اُس نے اُن سے کہی تھیں۔
7تب یسوع نے ان سے دوبارہ کہا، میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میں بھیڑوں کا دروازہ ہوں۔
8جو بھی مجھ سے پہلے آئے سب چور اور ڈاکو ہیں لیکن بھیڑوں نے ان کی نہ سنی۔
9میں دروازہ ہوں اگر کوئی میرے ذریعہ سے داخل ہو گا تو وہ نجات پائے گا اور اندر اور باہر جائے گا اور چراگاہ پائے گا۔
10چور نہیں آتا بلکہ چوری کرنے اور قتل کرنے اور تباہ کرنے کے لیے آتا ہے :میں اس لیے آیا ہوں کہ ان کو زندگی ملے اور وہ
اسے زیادہ سے زیادہ پائیں۔
11میں اچھا چرواہا ہوں :اچھا چرواہا بھیڑوں کے لیے اپنی جان دیتا ہے۔
12لیکن وہ جو مزدور ہے اور چرواہا نہیں جس کی اپنی بھیڑیں نہیں ہیں وہ بھیڑیے کو آتا دیکھتا ہے اور بھیڑوں کو چھوڑ کر بھاگ
جاتا ہے اور بھیڑیا ان کو پکڑتا ہے اور بھیڑوں کو پراگندہ کر دیتا ہے۔
13مزدور بھاگ جاتا ہے کیونکہ وہ مزدور ہے اور بھیڑوں کی پرواہ نہیں کرتا۔
14میں اچھا چرواہا ہوں اور اپنی بھیڑوں کو جانتا ہوں اور اپنی بھیڑوں کو جانتا ہوں۔
15جیسا کہ باپ مجھے جانتا ہے، ویسے ہی میں باپ کو جانتا ہوں :اور میں بھیڑوں کے لیے اپنی جان دیتا ہوں۔
16اور میرے پاس اور بھیڑیں ہیں جو اِس باڑے کی نہیں ہیں۔ مجھے اُن کو بھی لانا ہے اور وہ میری آواز سُنیں گی۔ اور ایک ہی گلہ
اور ایک ہی چرواہا ہو گا۔
17اِس لیے میرا باپ مجھ سے پیار کرتا ہے، کیونکہ میں اپنی جان دیتا ہوں تاکہ اُسے دوبارہ لے سکوں۔
18کوئی بھی اسے مجھ سے نہیں چھینتا بلکہ میں اسے اپنے آپ سے دیتا ہوں۔ میرے پاس اسے رکھنے کا اختیار ہے، اور میرے پاس
اسے دوبارہ لینے کا اختیار ہے۔ یہ حکم مجھے اپنے باپ سے ملا ہے۔
19پس اِن باتوں کے سبب سے یہودیوں میں پھر پھوٹ پڑ گئی۔
20اور اُن میں سے بہتوں نے کہا اُس میں بدروح ہے اور وہ دیوانہ ہے۔ تم اسے کیوں سنتے ہو؟
21اوروں نے کہا، یہ اُس کی باتیں نہیں ہیں جس میں ابلیس ہے۔ کیا شیطان اندھے کی آنکھیں کھول سکتا ہے؟
22اور یہ یروشلم میں وقف کی عید تھی اور موسم سرما کا تھا۔
23اور یسوع ہیکل میں سلیمان کے برآمدے میں چل رہے تھے۔
24تب یہودی اُس کے گرد آئے اور اُس سے کہا تُو ہمیں کب تک شک میں ڈالے گا؟ اگر آپ مسیح ہیں تو ہمیں صاف صاف بتا دیں۔
25یِسُوع نے اُن کو جواب دِیا کہ مَیں نے تُم سے کہا تھا اور تُم نے یقین نہ کِیا۔ جو کام مَیں اپنے باپ کے نام سے کرتا ہوں وہ میری
گواہی دیتے ہیں۔
26لیکن تم یقین نہیں کرتے کیونکہ تم میری بھیڑوں میں سے نہیں ہو جیسا کہ میں نے تم سے کہا تھا۔
27میری بھیڑیں میری آواز سُنتی ہیں اور میں اُن کو جانتا ہوں اور وہ میرا پیچھا کرتی ہیں۔
28اور میں ان کو ہمیشہ کی زندگی دیتا ہوں۔ اور وہ کبھی ہلاک نہ ہوں گے، نہ کوئی اُنہیں میرے ہاتھ سے چھین سکے گا۔
29میرا باپ جس نے مجھے دیا وہ سب سے بڑا ہے۔ اور کوئی بھی ان کو میرے باپ کے ہاتھ سے چھین نہیں سکتا۔
30میں اور میرا باپ ایک ہیں۔
31تب یہودیوں نے اسے سنگسار کرنے کے لئے دوبارہ پتھر اٹھائے۔
32یِسُوع نے اُن کو جواب دِیا کہ مَیں نے تُم کو اپنے باپ کی طرف سے بہت سے اچھے کام دِکھائے ہیں۔ تم ان میں سے کس کام کے
لیے مجھے سنگسار کرتے ہو؟

33یہودیوں نے اسے جواب دیا کہ ہم اچھے کام کے لیے تمہیں سنگسار نہیں کرتے۔ لیکن توہین رسالت کے لیے؛ اور اس لیے کہ تم
ایک آدمی ہو کر اپنے آپ کو خدا بناتے ہو۔
34یِسُوعؔ نے اُن سے کہا کیا تُمہاری شرِیعت میں لِکھا نہیں ہے کہ مَیں نے کہا تُم دیوتا ہو؟
35اگر اُس نے اُن کو دیوتا کہا جن کے پاس خُدا کا کلام آیا اور صحیفے کو توڑا نہیں جا سکتا۔
36تُم اُس کے بارے میں کہو جِسے باپ نے مُقدّس کیا اور دُنیا میں بھیجا، تُو کُفر کرتا ہے۔ کیونکہ میں نے کہا، میں خدا کا بیٹا ہوں؟
37اگر میں اپنے باپ کے کام نہیں کرتا تو میرا یقین نہ کرنا۔
38لیکن اگر میں کروں، اگرچہ تم مجھ پر یقین نہیں کرتے، کاموں پر یقین کرو :تاکہ تم جانو اور یقین کرو کہ باپ مجھ میں ہے اور
میں اس میں۔
39اِس لیے اُنہوں نے دوبارہ اُسے پکڑنے کی کوشش کی، لیکن وہ اُن کے ہاتھ سے بچ گیا۔
40اور پھر یردن کے پار اس جگہ چلا گیا جہاں یوحنا نے پہلے بپتسمہ دیا تھا۔ اور وہ وہاں ٹھہرا۔
41اور بہت سے لوگ اُس کے پاس آئے اور کہنے لگے یوحنا نے کوئی معجزہ نہیں کیا لیکن جو کچھ یوحنا نے اُس آدمی کے بارے
میں کہا وہ سب سچ تھیں۔
42اور وہاں بہت سے لوگ اُس پر ایمان لائے۔

باب 11

1اب ایک آدمی بیمار تھا جس کا نام لعزر تھا جو بیت عنیاہ میں تھا جو مریم اور اُس کی بہن مارتھا کا تھا۔
) 2یہ وہی مریم تھی جس نے خُداوند پر عطر لگایا اور اپنے بالوں سے اُس کے پاؤں پونچھے جس کا بھائی لعزر بیمار تھا۔(
3اِس لیے اُس کی بہنوں نے اُس کے پاس کہلا بھیجا، اے خُداوند، دیکھ جس سے تُو پیار کرتا ہے وہ بیمار ہے۔
4یہ سُن کر یسوع نے کہا یہ بیماری موت کی نہیں بلکہ خُدا کے جلال کے لِئے ہے تاکہ اِس سے خُدا کا بیٹا جلال پائے۔
5اب یسوع مارتھا، اس کی بہن اور لعزر سے محبت کرتا تھا۔
6پس جب اُس نے سُنا کہ وہ بیمار ہے تو دو دِن اُسی جگہ ٹھہرا جہاں وہ تھا۔
7پھر اُس کے بعد اُس نے اپنے شاگِردوں سے کہا آؤ ہم پھر یہُودیہ جائیں۔
8اُس کے شاگِردوں نے اُس سے کہا اُستاد !اور کیا آپ دوبارہ وہاں جائیں گے؟
9یسوع نے جواب دیا، کیا دن میں بارہ گھنٹے نہیں ہوتے؟ اگر کوئی دن کو چلتا ہے تو ٹھوکر نہیں کھاتا کیونکہ وہ اس دنیا کی روشنی
دیکھتا ہے۔
10لیکن اگر کوئی رات کو چلتا ہے تو ٹھوکر کھاتا ہے کیونکہ اس میں روشنی نہیں ہے۔
11اُس نے یہ باتیں کہی اور اُس کے بعد اُن سے کہا ہمارا دوست لعزر سو گیا ہے۔ لیکن میں جاتا ہوں، تاکہ میں اسے نیند سے جگاؤں۔
12تب اُس کے شاگِردوں نے کہا اَے خُداوند اگر وہ سوئے گا تو بھلائی کرے گا۔
13لیکن یسوع نے اپنی موت کے بارے میں کہا لیکن وہ سمجھتے تھے کہ اس نے نیند میں آرام کرنے کی بات کہی تھی۔
14تب یسوع نے ان سے صاف صاف کہا کہ لعزر مر گیا ہے۔
15اور میں آپ کی خاطر خوش ہوں کہ میں وہاں نہیں تھا، اس مقصد سے کہ آپ یقین کر سکتے ہیں۔ پھر بھی ہمیں اس کے پاس جانے
دو۔
16تب توما نے جو دیدِمس کہلاتا ہے اپنے ہم شاگردوں سے کہا کہ ہم بھی چلیں تاکہ اُس کے ساتھ مریں۔
17پھر جب عیسیٰ آیا تو دیکھا کہ وہ چار دن پہلے ہی قبر میں پڑا ہے۔
18اب بیت عنیاہ یروشلم کے قریب تھا، تقریباً پندرہ فرلانگ کے فاصلے پر۔
19اور بہت سے یہودی مارتھا اور مریم کے پاس اپنے بھائی کے بارے میں تسلی دینے کے لیے آئے۔
20پھر مارتھا نے جیسے ہی سنا کہ عیسیٰ آ رہا ہے، جا کر اُس سے ملی لیکن مریم گھر میں بیٹھی رہی۔
21تب مارتھا نے یسوع سے کہا اے خداوند اگر آپ یہاں ہوتے تو میرا بھائی نہ مرتا۔
22لیکن میں جانتا ہوں کہ اب بھی جو کچھ تم خدا سے مانگو گے خدا تمہیں دے گا۔
23یسوع نے اس سے کہا، تیرا بھائی دوبارہ جی اٹھے گا۔
24مارتھا نے اس سے کہا میں جانتی ہوں کہ وہ قیامت میں آخری دن جی اٹھے گا۔
25یِسُوعؔ نے اُس سے کہا مَیں جی اُٹھنا اور زندگی ہُوں :جو مُجھ پر اِیمان لاتا ہے گو وہ مُردہ تھا تبھی جِیگا۔
26اور جو کوئی جیتا ہے اور مجھ پر ایمان لاتا ہے وہ کبھی نہیں مرے گا۔ کیا آپ اس پر یقین کرتے ہیں؟
27اُس نے اُس سے کہا ہاں خُداوند :میں یقین کرتی ہوں کہ تُو ہی مسیح، خُدا کا بیٹا ہے جو دنیا میں آنا ہے۔
28اور یہ کہہ کر وہ چلی گئی اور اپنی بہن مریم کو چپکے سے بُلا کر کہا کہ اُستاد آئے ہیں اور تجھے بُلا رہے ہیں۔
29یہ سنتے ہی وہ جلدی سے اُٹھی اور اُس کے پاس آئی۔
30یسوع ابھی تک شہر میں نہیں آئے تھے بلکہ اسی جگہ تھے جہاں مارتھا اس سے ملی تھی۔
31اُس وقت یہودی جو اُس کے ساتھ گھر میں تھے اور اُس کو تسلّی دے رہے تھے، جب اُنہوں نے مریم کو دیکھا کہ وہ جلدی سے اُٹھ
کر باہر نکلی تو اُس کے پیچھے ہو کر کہا، ”وہ قبر کے پاس رونے کو جاتی ہے۔
32پھر جب مریم وہاں پہنچی جہاں یسوع تھے اور اُسے دیکھا تو اُس کے قدموں پر گر کر اُس سے کہنے لگی، اے خُداوند اگر آپ
یہاں ہوتے تو میرا بھائی نہ مرتا۔
33پس جب یِسُوعؔ نے اُسے روتے دیکھا اور اُن یہودیوں کو بھی روتے دیکھا جو اُس کے ساتھ آئے تھے تو روح میں کراہ اُٹھا اور
گھبرا گیا۔

34اور کہا تم نے اسے کہاں رکھا ہے؟ اُنہوں نے اُس سے کہا اَے خُداوند آکر دیکھ
35یسوع رونے لگے۔
36تب یہودیوں نے کہا دیکھو وہ اس سے کیسی محبت کرتا تھا!
37اور اُن میں سے بعض نے کہا کیا یہ آدمی جس نے اندھوں کی آنکھیں کھول دی ہیں نہ کر سکتا تھا کہ یہ آدمی بھی نہ مرتا؟
38پس یسوع پھر اپنے آپ میں کراہتا ہوا قبر میں آیا۔ یہ ایک غار تھا، اور اس پر ایک پتھر بچھا ہوا تھا۔
39یسوع نے کہا، پتھر کو ہٹا دو۔ مرتا کی بہن مارتھا نے اُس سے کہا اَے خُداوند اِس وقت تک وہ بدبودار ہے کیونکہ اُسے مرے چار
دن ہو گئے ہیں۔
40یِسُوع نے اُس سے کہا مَیں نے تجھ سے نہیں کہا تھا کہ اگر تُو اِیمان لائے گی تو خُدا کا جلال دیکھے گی؟
41پھر اُنہوں نے پتھر کو اُس جگہ سے ہٹا دیا جہاں مُردہ رکھا گیا تھا۔ اور یسوع نے آنکھیں اٹھا کر کہا، اے باپ، میں تیرا شکر ادا
کرتا ہوں کہ تو نے مجھے سنا۔
42اور مَیں جانتا تھا کہ تُو ہمیشہ میری سُنتا ہے لیکن اُن لوگوں کی وجہ سے جو ساتھ کھڑے ہیں مَیں نے یہ کہا تاکہ وہ یقین کریں کہ
تُو نے مجھے بھیجا ہے۔
43اور جب وہ یہ کہہ چکا تو اونچی آواز سے پکارا کہ لعزر باہر آ۔
44اور وہ جو مُردہ تھا باہر آیا، ہاتھ پاؤں قبروں سے بندھے ہوئے تھے اور اُس کا چہرہ رومال سے بندھا ہوا تھا۔ یِسُوع نے اُن سے کہا
اُسے کھول دو اور جانے دو۔
45تب بہت سے یہودی جو مریم کے پاس آئے اور جو کچھ یسوع نے کیا وہ دیکھ کر اس پر ایمان لائے۔
46لیکن اُن میں سے کچھ فریسیوں کے پاس گئے اور اُن کو بتایا کہ یسوع نے کیا کیا تھا۔
47پھر سردار کاہنوں اور فریسیوں کو ایک مجلس میں جمع کیا اور کہا ہم کیا کریں؟ کیونکہ یہ آدمی بہت سے معجزے کرتا ہے۔
48اگر ہم اُسے یوں اکیلا چھوڑ دیں تو سب لوگ اُس پر ایمان لائیں گے اور رومی آئیں گے اور ہماری جگہ اور قوم دونوں کو چھین
لیں گے۔
49اور اُن میں سے ایک نے جِس کا نام کائفا تھا اُسی سال سردار کاہِن تھا اُن سے کہا تُم کُچھ بھی نہیں جانتے۔
50اور یہ نہ سمجھو کہ ہمارے لیے یہ بہتر ہے کہ ایک آدمی لوگوں کے لیے مرے اور پوری قوم ہلاک نہ ہو۔
51اور یہ اُس نے اپنی طرف سے نہیں کہا بلکہ اُس سال سردار کاہن ہونے کے ناطے اُس نے پیشین گوئی کی کہ یسوع اُس قوم کے
لیے مرے گا۔
52اور نہ صرف اُس قوم کے لیے بلکہ یہ بھی کہ وہ خُدا کے اُن فرزندوں کو جو پراگندہ ہو کر ایک جگہ جمع کرے۔
53پھر اُس دن سے اُنہوں نے اُس کو مار ڈالنے کے لیے مل کر مشورہ کیا۔
54پس یسوع یہودیوں کے درمیان کھلم کھلا نہ پھرا۔ لیکن وہاں سے بیابان کے نزدیک ایک شہر میں گیا جو افرائیم کہلاتا ہے اور وہاں
اپنے شاگردوں کے ساتھ چلتا رہا۔
55اور یہودیوں کی فسح قریب تھی اور بہت سے لوگ اپنے آپ کو پاک کرنے کے لیے فسح سے پہلے ملک سے باہر یروشلم گئے۔
56پھر وہ یسوع کو ڈھونڈنے لگے اور ہیکل میں کھڑے ہو کر آپس میں بولے، ”تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ عید پر نہیں آئے گا؟
57اب سردار کاہنوں اور فریسیوں دونوں نے حکم دیا تھا کہ اگر کوئی جانتا ہے کہ وہ کہاں ہے تو وہ اسے دکھائے تاکہ وہ اسے لے
جائیں۔

باب 12

1پھر یسوع عید فسح سے چھ دن پہلے بیت عنیاہ میں آیا جہاں لعزر تھا جسے اس نے مردوں میں سے زندہ کیا۔
2وہاں اُنہوں نے اُس کے لیے عشائیہ بنایا۔ اور مارتھا نے خدمت کی، لیکن لعزر ان میں سے ایک تھا جو اس کے ساتھ دسترخوان پر
بیٹھا تھا۔
3پھر مریم نے ایک پونڈ کا عطر جو بہت قیمتی تھا لے کر یسوع کے پاؤں پر مسح کیا اور اپنے بالوں سے اس کے پاؤں پونچھے اور
گھر عطر کی خوشبو سے بھر گیا۔
4تب اُس کے شاگِردوں میں سے ایک شمعون کے بیٹے یہُودا اسکریوتی نے کہا جو اُسے پکڑوائے گا۔
5یہ عطر تین سو روپے میں بیچ کر غریبوں کو کیوں نہیں دیا گیا؟
6اُس نے یہ کہا نہ کہ اُس نے غریبوں کا خیال رکھا۔ لیکن اس لیے کہ وہ چور تھا، اور اس کے پاس تھیلی تھی، اور جو کچھ اس میں
رکھا گیا تھا اس کے پاس تھا۔
7تب یسوع نے کہا، اسے چھوڑ دو :میری تدفین کے دن کے خلاف اس نے یہ رکھا ہے۔
8کیونکہ غریب ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوتے ہیں۔ لیکن میں آپ کے پاس ہمیشہ نہیں ہوتا۔
9پس یہودیوں کے بہت سے لوگ جانتے تھے کہ وہ وہاں ہے اور وہ صرف یسوع کی خاطر نہیں آئے بلکہ لعزر کو بھی دیکھیں جس
کو اس نے مردوں میں سے زندہ کیا تھا۔
10لیکن سردار کاہنوں نے مشورہ کیا کہ لعزر کو بھی مار ڈالیں۔
11کیونکہ اُس کی وجہ سے بہت سے یہودی چلے گئے اور یسوع پر ایمان لائے۔
12دوسرے دن بہت سے لوگ جو عید پر آئے تھے جب انہوں نے سنا کہ یسوع یروشلم میں آ رہا ہے۔
13کھجور کے درختوں کی شاخیں لے کر اُس سے ملنے نکلے اور پکارا، ہوسنا :مبارک ہے اسرائیل کا بادشاہ جو خداوند کے نام پر
آتا ہے۔
14اور یسوع کو ایک جوان گدھا مل کر اس پر بیٹھ گیا۔ جیسا کہ لکھا ہے،

15اے صیون کی بیٹی مت ڈر، دیکھ تیرا بادشاہ گدھے کے بچے پر بیٹھ کر آتا ہے۔
16یہ باتیں اُس کے شاگِردوں کو پہلے تو سمجھ میں نہ آئی لیکن جب یسوع کا جلال ہوا تو اُن کو یاد آیا کہ یہ باتیں اُس کے حق میں لکھی گئی تھیں اور اُنہوں نے اُس کے ساتھ یہ کِیا تھا۔
17پس جو لوگ اُس کے ساتھ تھے جب اُس نے لعزر کو اُس کی قبر سے بُلایا اور اُسے مُردوں میں سے زندہ کِیا، اُن کے بارے میں اُن کا نام ہے۔
18اِسی وجہ سے لوگ اُس سے بھی ملے کیونکہ اُنہوں نے سنا کہ اُس نے یہ معجزہ کیا ہے۔
19پس فریسیوں نے آپس میں کہا، کیا تم جانتے ہو کہ تم کس طرح کسی چیز پر غالب نہیں آتے؟ دیکھو، دنیا اس کے پیچھے چلی گئی ہے۔
20اور اُن میں کچھ یونانی بھی تھے جو عِید میں عبادت کرنے آئے تھے۔
21پس وہ فلپّس کے پاس جو گلیل کے بیت صیدا کا تھا آیا اور اُس سے کہا کہ جناب ہم یسوع کو دیکھیں گے۔
22فلپس نے آ کر اندریاس کو بتایا اور پھر اندریاس اور فلپ نے یسوع کو بتایا۔
23یِسُوع نے اُن کو جواب دِیا کہ وہ وقت آ گیا ہے کہ اِبنِ آدم کا جلال ظاہر کیا جائے۔
24میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک گیہوں کا ایک دانہ زمین میں گر کر مر نہ جائے وہ اکیلا ہی رہتا ہے لیکن اگر مر جائے تو بہت پھل لاتا ہے۔
25جو اپنی جان سے پیار کرتا ہے وہ اسے کھو دے گا۔ اور جو اس دنیا میں اپنی زندگی سے نفرت کرتا ہے وہ اسے ہمیشہ کی زندگی کے لیے رکھے گا۔
26اگر کوئی میری خدمت کرے تو وہ میری پیروی کرے۔ اور جہاں میں ہوں وہاں میرا خادم بھی ہو گا۔ اگر کوئی میری خدمت کرے گا تو میرا باپ اس کی عزت کرے گا۔
27اب میری جان پریشان ہے۔ اور میں کیا کہوں؟ اے باپ، مجھے اِس گھڑی سے بچاؤ، لیکن مَیں اِس گھڑی تک اِسی لیے آیا ہوں۔
28اے باپ، اپنے نام کی تمجید کر۔ تب آسمان سے ایک آواز آئی کہ میں نے اسے جلال دیا ہے اور پھر بھی جلال دوں گا۔
29پس وہ لوگ جو پاس کھڑے تھے اور سنتے تھے کہ وہ گرجتا ہے اور دوسروں نے کہا کہ فرشتے نے اس سے بات کی۔
30یسوع نے جواب میں کہا یہ آواز میری وجہ سے نہیں بلکہ تمہاری خاطر آئی ہے۔
31اب اس دنیا کا فیصلہ ہے :اب اس دنیا کے شہزادے کو نکال دیا جائے گا۔
32اور مَیں، اگر مَیں زمین سے اُوپر اُٹھایا جاؤں تو سب آدمیوں کو اپنی طرف کھینچوں گا۔
33اُس نے یہ کہا کہ اُسے کس موت مرنا ہے۔
34لوگوں نے اسے جواب دیا کہ ہم نے شریعت سے سنا ہے کہ مسیح ابد تک رہے گا اور تُو کیسے کہتا ہے کہ ابنِ آدم کو سربلند کیا جائے گا؟ یہ ابن آدم کون ہے؟
35تب یسوع نے ان سے کہا، ابھی تھوڑی دیر کے لیے روشنی تمہارے ساتھ ہے۔ جب تک تمہارے پاس روشنی ہو چلو، ایسا نہ ہو کہ اندھیرا تم پر آجائے، کیونکہ جو اندھیرے میں چلتا ہے وہ نہیں جانتا کہ وہ کہاں جاتا ہے۔
36جب تک تمہارے پاس روشنی ہے روشنی پر یقین رکھو تاکہ تم نور کے فرزند بنو۔ یہ باتیں یسوع نے کہی اور چلا گیا اور اپنے آپ کو ان سے چھپایا۔
37لیکن اگرچہ اُس نے اُن کے سامنے بہت سے معجزے دکھائے تھے، لیکن اُنہوں نے اُس پر ایمان نہ لایا۔
38تاکہ یسعیاہ نبی کی وہ بات پوری ہو جو اُس نے کہی، اے خُداوند، ہماری خبر پر کس نے یقین کیا؟ اور رب کا بازو کس پر ظاہر ہوا؟
39اس لیے وہ یقین نہ کر سکے کیونکہ یسعیاہ نے پھر کہا۔
40اُس نے اُن کی آنکھیں اندھی اور اُن کے دل کو سخت کر دیا ہے۔ کہ وہ اپنی آنکھوں سے نہ دیکھیں، نہ اپنے دل سے سمجھیں، اور تبدیل ہو جائیں، اور میں انہیں شفا دوں۔
41یہ باتیں یسعیاہ نے کہی جب اُس نے اُس کا جلال دیکھا اور اُس کے بارے میں کہا۔
42تو بھی سرداروں میں سے بہت سے لوگ اُس پر ایمان لائے۔ لیکن فریسیوں کی وجہ سے اُنہوں نے اُس کا اقرار نہ کیا، ایسا نہ ہو کہ عبادت خانہ سے باہر نکال دیا جائے۔
43کِیُونکہ اُنہوں نے خُدا کی حمد سے زیادہ آدمِیوں کی ستائش کو پسند کیا۔
44یسوع نے پکار کر کہا جو مجھ پر ایمان لاتا ہے وہ مجھ پر نہیں بلکہ اس پر جس نے مجھے بھیجا ہے۔
45اور جو مجھے دیکھتا ہے وہ اس کو دیکھتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔
46میں دنیا میں روشنی بن کر آیا ہوں تاکہ جو کوئی مجھ پر ایمان لائے وہ اندھیرے میں نہ رہے۔
47اور اگر کوئی میری باتیں سُن کر یقین نہ کرے تو مَیں اُس کا فیصلہ نہیں کرتا کیونکہ مَیں دُنیا کی عدالت کرنے نہیں بلکہ دُنیا کو بچانے آیا ہوں۔
48جو مجھے رد کرتا ہے اور میری باتوں کو قبول نہیں کرتا ہے اس کا فیصلہ کرنے والا ایک ہے :جو کلام میں نے کہا ہے وہی آخری دن میں اس کا فیصلہ کرے گا۔
49کیونکہ میں نے اپنے بارے میں نہیں کہا۔ لیکن باپ جس نے مجھے بھیجا ہے، اُس نے مجھے حکم دیا کہ میں کیا کہوں اور کیا بولوں۔
50اور میں جانتا ہوں کہ اُس کا حکم ہمیشہ کی زندگی ہے :اِس لیے جو کچھ میں بولتا ہوں، جیسا کہ باپ نے مجھ سے کہا، ویسا ہی کہتا ہوں۔

باب 13

1اب عِیدِ فسح سے پہلے جب یسوع نے جانا کہ اُس کا وقت آ گیا ہے کہ وہ اِس دُنیا سے باپ کے پاس چلا جائے، اُس نے اُن سے جو
دُنیا میں تھے پیار کر کے اُن سے آخر تک محبّت کی۔
2اور رات کا کھانا ختم ہونے پر ابلیس نے شمعون کے بیٹے یہوداہ اسکریوتی کے دل میں ڈال دیا کہ اسے پکڑوائے۔
3یسوع یہ جانتے ہوئے کہ باپ نے سب کچھ اس کے ہاتھ میں دے دیا ہے اور وہ خدا کی طرف سے آیا ہے اور خدا کے پاس گیا ہے۔
4وہ رات کے کھانے سے اُٹھا اور اپنے کپڑے ایک طرف رکھ دئیے۔ اور تولیہ لے کر کمر باندھ لی۔
5اِس کے بعد اُس نے حوض میں پانی ڈالا اور شاگردوں کے پاؤں دھونے اور اُس تولیہ سے جو اُس نے باندھا تھا اُن کو پونچھنے لگا۔
6پھر وہ شمعون پطرس کے پاس آیا اور پطرس نے اس سے کہا اے خداوند کیا تو میرے پاؤں دھوتا ہے؟
7یِسُوع نے جواب میں اُس سے کہا مَیں کیا کرتا ہوں تُو ابھی نہیں جانتا۔ لیکن آپ کو بعد میں پتہ چل جائے گا۔
8پطرس نے اُس سے کہا تُو میرے پاؤں کبھی نہ دھوئے گا۔ یسوع نے جواب دیا، اگر میں تجھے نہ دھوؤں تو تیرا میرے ساتھ کوئی
حصہ نہیں ہے۔
9شمعون پطرس نے اُس سے کہا اے خُداوند، نہ صرف میرے پاؤں بلکہ میرے ہاتھ اور سر بھی۔
10یِسُوع نے اُس سے کہا، جو دھویا جاتا ہے اُسے اپنے پاؤں دھونے کے سوا ضرورت نہیں بلکہ ہر طرح سے پاک ہے اور تُم پاک
ہو لیکن سب نہیں۔
11کیونکہ وہ جانتا تھا کہ کون اُسے پکڑوائے گا۔ اِس لیے اُس نے کہا تم سب پاک نہیں ہو۔
12پس جب اُس نے اُن کے پاؤں دھوئے اور اپنے کپڑے اُتار کر دوبارہ بَیٹھ گئے تو اُس نے اُن سے کہا کیا تُم جانتے ہو کہ مَیں نے
تُمہارے ساتھ کیا کِیا؟
13تم مجھے آقا اور خداوند کہتے ہو اور اچھا کہتے ہو۔ کیونکہ میں ایسا ہی ہوں۔
14اگر مَیں تیرے خُداوند اور اُستاد نے تیرے پاؤں دھوئے۔ تم کو بھی ایک دوسرے کے پاؤں دھونے چاہئیں۔
15کِیُونکہ مَیں نے تُمہیں ایک مثال دِیا ہے کہ جَیسا مَیں نے تُم سے کِیا ہے تُم بھی ویسا ہی کرو۔
16میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ نوکر اپنے مالک سے بڑا نہیں ہوتا۔ نہ وہ جو بھیجا گیا ہے اس سے بڑا ہے جس نے اسے بھیجا ہے۔
17اگر تم ان چیزوں کو جانتے ہو، اگر تم ان پر عمل کرو گے تو تم خوش ہو گے۔
18میں تم سب کے بارے میں نہیں کہتا: میں جانتا ہوں کہ میں نے کس کو چنا ہے لیکن یہ صحیفہ پورا ہو کہ جو میرے ساتھ روٹی
کھاتا ہے اس نے میرے خلاف اپنی ایڑی اٹھائی ہے۔
19اب مَیں تُم سے اِس کے آنے سے پہلے کہتا ہُوں کہ جب یہ ہو جائے تو تم یقین کرو کہ مَیں ہی ہوں۔
20میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جس کو میں بھیجتا ہوں وہ مجھے قبول کرتا ہے۔ اور جو مجھے قبول کرتا ہے وہ اسے قبول کرتا ہے
جس نے مجھے بھیجا ہے۔
21جب یسوع نے یہ کہا تو وہ روح میں پریشان ہوا اور گواہی دی اور کہا، میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم میں سے ایک مجھے
پکڑوائے گا۔
22تب شاگِردوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور شک کرنے لگے کہ وہ کس کے بارے میں کہہ رہا ہے۔
23اب اُس کے شاگردوں میں سے ایک جس سے یسوع پیار کرتا تھا یسوع کی سینے پر ٹیک لگا رہا تھا۔
24شمعون پطرس نے اُسے اشارہ کیا کہ وہ پوچھے کہ یہ کون ہے جس کے بارے میں اُس نے کہا تھا۔
25اُس نے یسوع کی چھاتی پر لیٹا اُس سے کہا اَے خُداوند یہ کون ہے؟
26یِسُو ع نے جواب دِیا کہ یہ وہی ہے جِسے مَیں رطوبت ڈبوُوں گا ۔ اور جب اُس نے رس کو ڈبویا تو شمعون کے بیٹے یہوداہ
اسکریوتی کو دیا۔
27اور کھانے کے بعد شیطان اس میں داخل ہوا۔ تب یسوع نے اُس سے کہا جو تم کرتے ہو جلدی کرو۔
28اب دسترخوان پر موجود کوئی شخص نہیں جانتا تھا کہ اُس نے یہ بات کس ارادے سے کہی تھی۔
29کِیُونکہ اُن میں سے بعض کے خیال میں یہُودا کے پاس تھیلی تھی اِس لیے کہ یسوع نے اُس سے کہا تھا کہ اُن چیزوں کو خرید لو
جن کی ہمیں عید کے لیے ضرورت ہے۔ یا، وہ غریبوں کو کچھ دے؟
30تب وہ روٹی لے کر فوراً باہر چلا گیا اور رات ہو چکی تھی۔
31پس جب وہ باہر گیا تو یسوع نے کہا اب ابن آدم کا جلال ہوا اور خدا کا جلال اس میں ہے۔
32اگر خُدا اُس میں جلال پائے گا تو خُدا بھی اُسے اپنے اندر جلال دے گا اور فوراً اُسے جلال دے گا۔
33چھوٹے بچو، ابھی تھوڑی دیر میں تمہارے ساتھ ہوں۔ تم مجھے ڈھونڈو گے اور جیسا کہ میں نے یہودیوں سے کہا تھا کہ جہاں میں
جاتا ہوں تم نہیں آ سکتے۔ تو اب میں تم سے کہتا ہوں۔
34میں تمہیں ایک نیا حکم دیتا ہوں کہ تم ایک دوسرے سے محبت رکھو۔ جیسا کہ میں نے تم سے محبت کی ہے کہ تم بھی ایک
دوسرے سے محبت کرو۔
35اس سے سب لوگ جان لیں گے کہ تم میرے شاگرد ہو اگر تم ایک دوسرے سے محبت رکھو۔
36شمعون پطرس نے اُس سے کہا اے خُداوند، تُو کدھر جاتا ہے؟ یسوع نے جواب دیا، ”جہاں میں جا رہا ہوں، اب تم میرے پیچھے
نہیں آ سکتے۔ لیکن تم اس کے بعد میرے پیچھے چلو گے۔
37پطرس نے اُس سے کہا اَے خُداوند میں اب تیرے پیچھے کیوں نہیں آ سکتا؟ میں تیری خاطر اپنی جان دے دوں گا۔
38یِسُوع نے اُسے جواب دِیا کیا تُو میری خاطر اپنی جان دے گا؟ میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ مرغ بانگ نہیں دے گا جب تک کہ تو
تین بار میرا انکار نہ کر دے۔

باب 14

1تمہارا دل پریشان نہ ہو، تم خدا پر ایمان لاؤ، مجھ پر بھی ایمان لاؤ۔
2میرے باپ کے گھر میں بہت سی کوٹھیاں ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو میں تمہیں بتاتا۔ میں تمہارے لیے جگہ تیار کرنے جا رہا ہوں۔
3اور اگر میں جا کر تمہارے لیے جگہ تیار کروں تو میں پھر آؤں گا اور تمہیں اپنے پاس لے لوں گا۔ تاکہ جہاں میں ہوں وہاں تم بھی ہو۔
4اور جہاں میں جاتا ہوں تم جانتے ہو اور جس راستے کو تم جانتے ہو۔
5توما نے اُس سے کہا اے خُداوند ہم نہیں جانتے کہ تُو کہاں جاتا ہے۔ اور ہم راستہ کیسے جان سکتے ہیں؟
6یِسُوع نے اُس سے کہا راہ، سچائی اور زندگی مَیں ہُوں :کوئی بھی میرے وسیلہ کے بغیر باپ کے پاس نہیں آتا۔
7اگر تم مجھے جانتے ہوتے تو میرے باپ کو بھی جانتے اور اب سے تم اسے جانتے ہو اور اسے دیکھا ہے۔
8فلپّس نے اُس سے کہا اَے خُداوند ہمیں باپ دکھا اور یہ ہمارے لیے کافی ہے۔
9یِسُوع نے اُس سے کہا فلپّس کیا مَیں اِتنی دیر تک تیرے ساتھ رہا اور تُو مجھے نہیں جانتا؟ جس نے مجھے دیکھا ہے اس نے باپ کو دیکھا ہے۔ پھر تم کیسے کہتے ہو کہ ہمیں باپ دکھاؤ؟
10کیا تم یقین نہیں کرتے کہ میں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں؟ جو باتیں میں تم سے کہتا ہوں وہ اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ باپ جو مجھ میں رہتا ہے وہی کام کرتا ہے۔
11مجھ پر یقین کرو کہ میں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں :ورنہ کاموں کی خاطر مجھ پر یقین کرو۔
12میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو مجھ پر یقین رکھتا ہے وہی کام جو میں کرتا ہوں وہ بھی کرے گا۔ اور وہ ان سے بڑے کام کرے گا۔ کیونکہ میں اپنے باپ کے پاس جاتا ہوں۔
13اور جو کچھ تم میرے نام سے مانگو گے وہ میں کروں گا تاکہ باپ بیٹے میں جلال پائے۔
14اگر تم میرے نام سے کچھ مانگو گے تو میں کروں گا۔
15اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میرے احکام پر عمل کرو۔
16اور میں باپ سے دعا کروں گا، اور وہ تمہیں ایک اور تسلی دینے والا دے گا، تاکہ وہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے۔
17یہاں تک کہ سچائی کی روح۔ جسے دنیا قبول نہیں کر سکتی، کیونکہ وہ اسے نہیں دیکھتی، نہ اسے جانتی ہے، لیکن تم اسے جانتے ہو۔ کیونکہ وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے اور تم میں رہے گا۔
18میں تمہیں بے سکون نہیں چھوڑوں گا :میں تمہارے پاس آؤں گا۔
19ابھی تھوڑی دیر اور دنیا مجھے مزید نہیں دیکھے گی۔ لیکن تم مجھے دیکھتے ہو کیونکہ میں زندہ ہوں تم بھی زندہ رہو گے۔
20اس دن تم جانو گے کہ میں اپنے باپ میں ہوں اور تم مجھ میں اور میں تم میں۔
21جس کے پاس میرے احکام ہیں اور وہ ان پر عمل کرتا ہے وہی مجھ سے محبت رکھتا ہے اور جو مجھ سے محبت رکھتا ہے وہ میرے باپ کا پیارا ہو گا اور میں اس سے محبت رکھوں گا اور اپنے آپ کو اس پر ظاہر کروں گا۔
22یہوداہ نے اُس سے کہا اِسکریوتی نہیں اَے خُداوند، یہ کیونکر ہے کہ تو اپنے آپ کو ہم پر ظاہر کرے گا نہ کہ دنیا پر؟
23یِسُوع نے جواب میں اُس سے کہا کہ اگر کوئی مُجھ سے محبّت رکھتا ہے تو وہ میری باتوں پر عمل کرے گا اور میرا باپ اُس سے محبّت کرے گا اور ہم اُس کے پاس آئیں گے اور اُس کے ساتھ اپنا ٹھکانہ بنائیں گے۔
24جو مجھ سے محبت نہیں رکھتا وہ میری باتوں پر عمل نہیں کرتا اور جو کلام تم سنتے ہو وہ میرا نہیں بلکہ باپ کا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔
25یہ باتیں مَیں نے تُم سے کہی ہیں، تُمہارے پاس موجود ہو کر۔
26لیکن تسلی دینے والا، جو روح القدس ہے، جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا، وہ تمہیں سب کچھ سکھائے گا، اور جو کچھ میں نے تم سے کہا ہے وہ سب کچھ تمہیں یاد دلائے گا۔
27میں تمہارے ساتھ سلامتی چھوڑتا ہوں، اپنی سلامتی میں تمہیں دیتا ہوں :جیسا کہ دنیا دیتی ہے، میں تمہیں دیتا ہوں۔ تیرا دل پریشان نہ ہو، نہ ڈرے۔
28تم نے سنا ہے کہ میں نے تم سے کیسے کہا کہ میں چلا جاتا ہوں اور تمہارے پاس پھر آتا ہوں۔ اگر تم مجھ سے محبت کرتے تو خوش ہوتے کیونکہ میں نے کہا تھا کہ میں باپ کے پاس جاتا ہوں کیونکہ میرا باپ مجھ سے بڑا ہے۔
29اور اب مَیں نے تُم کو اِس کے ہونے سے پہلے بتا دیا ہے کہ جب یہ ہو جائے تو تم اِیمان لاؤ۔
30اس کے بعد میں تم سے زیادہ بات نہیں کروں گا کیونکہ اس دنیا کا شہزادہ آتا ہے اور مجھ میں کچھ نہیں ہے۔
31لیکن دنیا جان لے کہ میں باپ سے محبت کرتا ہوں۔ اور جیسا کہ باپ نے مجھے حکم دیا، میں ویسا ہی کرتا ہوں۔ اٹھو، چلو یہاں سے۔

باب 15

1میں انگور کی حقیقی بیل ہوں اور میرا باپ باغبان ہے۔
2مجھ میں ہر شاخ جو پھل نہیں لاتی وہ کاٹ لیتا ہے اور ہر شاخ جو پھل لاتی ہے وہ اسے صاف کرتا ہے تاکہ زیادہ پھل لائے۔
3اب تُم اُس کلام سے پاک ہو گئے جو مَیں نے تُم سے کِیا ہے۔
4مجھ میں قائم رہو اور میں تم میں۔ جیسا کہ شاخ خود پھل نہیں لا سکتی، سوائے اس کے کہ وہ انگور کی بیل میں رہتی ہے۔ تم مزید نہیں کر سکتے، سوائے تم مجھ میں قائم رہو۔

5میں انگور کی بیل ہوں، تم شاخیں ہو :جو مجھ میں رہتا ہے اور میں اس میں رہتا ہوں، وہی بہت پھل لاتا ہے، کیونکہ میرے بغیر تم
کچھ نہیں کر سکتے۔
6اگر کوئی مجھ میں قائم نہیں رہتا تو وہ شاخ کی طرح پھینکا جاتا ہے اور سوکھ جاتا ہے۔ اور لوگ اُن کو جمع کر کے آگ میں ڈال
دیتے ہیں، اور وہ جل جاتے ہیں۔
7اگر تم مجھ میں قائم رہو اور میری باتیں تم میں قائم رہیں تو تم جو چاہو مانگو گے اور تمہارے ساتھ کیا جائے گا۔
8یہاں میرے باپ کی تمجید ہے کہ تم بہت پھل لاؤ۔ تو تم میرے شاگرد بنو گے۔
9جیسا کہ باپ نے مجھ سے محبت رکھی ہے، اسی طرح میں نے تم سے محبت کی ہے۔ میری محبت میں قائم رہو۔
10اگر تم میرے حکموں پر عمل کرو گے تو میری محبت میں قائم رہو گے۔ جیسا کہ میں نے اپنے باپ کے حکموں پر عمل کیا، اور
اس کی محبت میں قائم رہا۔
11یہ باتیں میں نے تم سے کہی ہیں تاکہ میری خوشی تم میں قائم رہے اور تمہاری خوشی پوری ہو۔
12میرا حکم یہ ہے کہ تم ایک دوسرے سے محبت کرو جیسا کہ میں نے تم سے محبت کی ہے۔
13اِس سے بڑی محبت کوئی نہیں کہ آدمی اپنے دوستوں کے لیے اپنی جان دے دے۔
14تم میرے دوست ہو اگر تم وہی کرو جو میں تمہیں حکم دیتا ہوں۔
15اب میں تمہیں نوکر نہیں کہتا۔ کیونکہ نوکر نہیں جانتا کہ اس کا مالک کیا کرتا ہے۔ لیکن میں نے تمہیں دوست کہا ہے۔ ہر وہ چیز
جو میں نے اپنے باپ سے سنی ہے میں نے تمہیں بتائی ہے۔
16تم نے مجھے نہیں چُنا بلکہ مَیں نے تُم کو چُنا اور تُمہیں حُکم دِیا کہ تُم جا کر پھل لاؤ اور تُمہارا پَھل باقی رہے تاکہ جو کُچھ تُم
میرے نام سے باپ سے مانگو وہ تُم کو دے .
17میں تمہیں ان باتوں کا حکم دیتا ہوں کہ تم ایک دوسرے سے محبت کرو۔
18اگر دنیا تم سے نفرت کرتی ہے تو تم جانتے ہو کہ تم سے پہلے اس نے مجھ سے نفرت کی۔
19اگر تم دنیا کے ہوتے تو دنیا اپنے سے محبت کرتی لیکن چونکہ تم دنیا کے نہیں ہو لیکن میں نے تمہیں دنیا میں سے چن لیا ہے اس
لئے دنیا تم سے نفرت کرتی ہے۔
20وہ بات یاد رکھو جو میں نے تم سے کہی تھی کہ نوکر اپنے مالک سے بڑا نہیں ہوتا۔ اگر انھوں نے مجھے ستایا ہے تو وہ تمہیں
بھی ستائیں گے۔ اگر انہوں نے میری بات مانی ہے تو وہ تمہاری بھی مانیں گے۔
21لیکن یہ سب باتیں وہ تمہارے ساتھ میرے نام کی خاطر کریں گے کیونکہ وہ اُسے نہیں جانتے جس نے مجھے بھیجا ہے۔
22اگر مَیں نہ آتا اور اُن سے بات نہ کرتا تو اُن کا گناہ نہ ہوتا، لیکن اب اُن کے پاس اُن کے گناہ کا کوئی بندہ نہیں ہے۔
23جو مجھ سے نفرت کرتا ہے وہ میرے باپ سے بھی نفرت کرتا ہے۔
24اگر مَیں اُن کے درمیان وہ کام نہ کرتا جو کسی اور نے نہیں کیا تو اُن پر گناہ نہ ہوتا لیکن اب اُنہوں نے مجھ سے اور میرے باپ
دونوں کو دیکھا اور نفرت کی۔
25لیکن یہ اس لئے ہوا کہ وہ بات پوری ہو جو ان کی شریعت میں لکھی ہے کہ انہوں نے بلا وجہ مجھ سے نفرت کی۔
26لیکن جب تسلی دینے والا آئے گا، جسے میں باپ کی طرف سے تمہارے پاس بھیجوں گا، یہاں تک کہ روحِ حق، جو باپ کی طرف
سے آتی ہے، وہ میری گواہی دے گا۔
27اور تم بھی گواہی دو گے کیونکہ تم شروع سے میرے ساتھ رہے ہو۔

باب 16

1میں نے تم سے یہ باتیں کہی ہیں تاکہ تم ناراض نہ ہو۔
2وہ آپ کو عبادت خانوں سے نکال دیں گے :ہاں، وقت آتا ہے کہ جو کوئی آپ کو مارے گا وہ سمجھے گا کہ وہ خدا کی خدمت کرتا
ہے۔
3اور یہ باتیں وہ تمہارے ساتھ کریں گے کیونکہ وہ نہ باپ کو جانتے ہیں اور نہ مجھے۔
4لیکن یہ باتیں میں نے تم سے کہی ہیں تاکہ جب وقت آئے تو تمہیں یاد ہو کہ میں نے تمہیں ان کے بارے میں بتایا تھا۔ اور یہ باتیں
میں نے تم سے شروع میں نہیں کہی تھیں کیونکہ میں تمہارے ساتھ تھا۔
5لیکن اب میں اُس کے پاس جاتا ہوں جس نے مجھے بھیجا ہے۔ اور تم میں سے کوئی مجھ سے نہیں پوچھتا کہ تم کہاں جا رہے ہو؟
6لیکن چونکہ میں نے یہ باتیں تم سے کہی ہیں اس لیے تمہارے دل غم سے بھر گئے ہیں۔
7پھر بھی میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ تمہارے لیے بہتر ہے کہ میں چلا جاؤں کیونکہ اگر میں نہیں جاؤں گا تو وہ تمہارے پاس نہیں آئے
گا۔ لیکن اگر میں چلا گیا تو میں اسے تمہارے پاس بھیجوں گا۔
8اور جب وہ آئے گا تو وہ دنیا کو گناہ اور راستبازی اور عدالت کی ملامت کرے گا۔
9گناہ سے، کیونکہ وہ مجھ پر ایمان نہیں لاتے۔
10راستبازی کے بارے میں، کیونکہ میں اپنے باپ کے پاس جاتا ہوں، اور تم مجھے مزید نہیں دیکھتے۔
11فیصلے کے بارے میں، کیونکہ اس دنیا کے شہزادے کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔
12میرے پاس تم سے کہنے کو ابھی بہت سی باتیں ہیں لیکن اب تم ان کو برداشت نہیں کر سکتے۔
13لیکن جب وہ، سچائی کی روح، آئے گا، وہ آپ کو تمام سچائی میں رہنمائی کرے گا، کیونکہ وہ اپنے بارے میں بات نہیں کرے گا۔
لیکن جو کچھ وہ سنے گا وہی کہے گا اور وہ تمہیں آنے والی چیزیں بتائے گا۔
14وہ مجھے جلال دے گا کیونکہ وہ میری طرف سے حاصل کرے گا اور تمہیں دکھائے گا۔
15جو کچھ باپ کے پاس ہے وہ سب میرا ہے اس لیے میں نے کہا کہ وہ مجھ سے لے گا اور تمہیں دکھائے گا۔

16تھوڑی دیر اور تم مجھے نہ دیکھو گے اور پھر تھوڑی دیر بعد تم مجھے دیکھو گے کیونکہ میں باپ کے پاس جاتا ہوں۔
17تب اُس کے شاگِردوں میں سے بعض نے آپس میں کہا یہ کیا ہے جو وہ ہم سے کہتا ہے کہ تھوڑی دیر بعد تم مجھے نہ دیکھو گے
اور پھر تھوڑی دیر کے بعد تم مجھے دیکھو گے اور کیونکہ میں رب کے پاس جاتا ہوں۔ باپ؟
18پس اُنھوں نے کہا یہ کیا ہے جو وہ کہتا ہے تھوڑی دیر کے لیے؟ ہم نہیں بتا سکتے کہ وہ کیا کہتا ہے۔
19اب یسوع نے جانا کہ وہ اُس سے پوچھنا چاہتے ہیں اور اُن سے کہا، کیا تم آپس میں یہ دریافت کرتے ہو کہ میں نے کہا تھا، تھوڑی
دیر میں، اور تم مجھے نہیں دیکھو گے، اور پھر، تھوڑی دیر، اور تم مجھے دیکھو گے۔ ؟
20میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم روؤ گے اور ماتم کرو گے لیکن دنیا خوش ہو گی اور تم غمگین ہو گے لیکن تمہارا غم خوشی میں
بدل جائے گا۔
21ایک عورت جب تکلیف میں ہوتی ہے تو وہ غمگین ہوتی ہے، کیونکہ اس کا وقت آ پہنچا ہے، لیکن جیسے ہی وہ بچے کو جنم دیتی
ہے، وہ اس غم کو یاد نہیں رکھتی ہے، اس خوشی کے لیے کہ ایک آدمی دنیا میں پیدا ہوا ہے۔
22اور اِس لِئے اب تُم کو غم ہے لیکن مَیں تُم سے پھر ملوں گا اور تُمہارا دِل شادمان ہو گا اور تُمہاری خوشی تُم سے کوئی نہیں چھین
سکے گا۔
23اور اس دن تم مجھ سے کچھ نہ پوچھو گے۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو کچھ تم میرے نام سے باپ سے مانگو گے وہ تمہیں دے
گا۔
24اب تک تم نے میرے نام سے کچھ نہیں مانگا، مانگو تو تمہیں ملے گا تاکہ تمہاری خوشی پوری ہو۔
25یہ باتیں میں نے تم سے کہاوتوں میں کہی ہیں، لیکن وہ وقت آتا ہے، جب میں تم سے مزید کہاوتوں میں نہیں بولوں گا، بلکہ میں
تمہیں باپ کی طرف صاف ظاہر کروں گا۔
26اُس دن تم میرا نام لے کر مانگو گے اور میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میں تمہارے لیے باپ سے دعا کروں گا۔
27کِیُونکہ باپ خود تُم سے مُحبّت رکھتا ہے اِس لِئے کہ تُم نے مُجھ سے محبّت کی ہے اور اِیمان لائے ہیں کہ مَیں خُدا کی طرف سے
نِکلا ہوں۔
28میں باپ کی طرف سے نکلا اور دنیا میں آیا ہوں :دوبارہ، میں دنیا کو چھوڑ کر باپ کے پاس جاتا ہوں۔
29اُس کے شاگِردوں نے اُس سے کہا دیکھ اب تو صاف صاف بولتا ہے اور کوئی محاورہ نہیں بولتا۔
30اب کیا ہمیں یقین ہے کہ آپ سب کچھ جانتے ہیں، اور آپ کو اس بات کی ضرورت نہیں ہے کہ کوئی آپ سے پوچھے :اس سے ہم
یقین رکھتے ہیں کہ آپ خدا کی طرف سے آئے ہیں۔
31یِسُوع نے اُن کو جواب دِیا کیا اب تم اِیمان لائے ہو؟
32دیکھو، وہ وقت آتا ہے، ہاں، اب آ گیا ہے، کہ تم پراگندہ ہو جاؤ گے، ہر ایک اپنی اپنی طرف، اور مجھے اکیلا چھوڑ دو گے، اور
پھر بھی میں اکیلا نہیں ہوں، کیونکہ باپ میرے ساتھ ہے۔
33یہ باتیں میں نے تم سے کہی ہیں تاکہ تم مجھ میں سکون پاؤ۔ دنیا میں تم پر مصیبتیں آئیں گی، لیکن خوش رہو۔ میں نے دنیا پر قابو
پالیا ہے۔

باب 17

1یہ باتیں یسوع نے کہی، اور اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اٹھا کر کہا، اے باپ، وقت آ پہنچا ہے۔ اپنے بیٹے کی تمجید کرو، تاکہ
تمہارا بیٹا بھی تمہیں جلال دے:
2جیسا کہ تُو نے اُسے تمام جسموں پر اختیار دیا ہے کہ وہ اُن کو ہمیشہ کی زندگی دے جِتنے تُو نے اُسے دی ہے۔
3اور یہ ابدی زندگی ہے تاکہ وہ تجھ کو واحد سچے خدا اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں۔
4میں نے زمین پر تجھے جلال دیا ہے۔ میں نے وہ کام مکمل کر لیا جو تو نے مجھے کرنے کو دیا تھا۔
5اور اب، اے باپ، تُو اپنی ذات کے ساتھ مجھے اُس جلال سے جلال دے جو دنیا کے بننے سے پہلے تیرے پاس تھا۔
6مَیں نے تیرا نام اُن آدمیوں پر ظاہر کیا جو تُو نے مجھے دُنیا سے دیا :وہ تیرے ہی تھے اور تُو نے مجھے دیا۔ اور اُنھوں نے تیرا
کلام مانا۔
7اب وہ جان گئے ہیں کہ جو کچھ تو نے مجھے دیا ہے وہ سب تیری طرف سے ہے۔
8کیونکہ میں نے اُن کو وہ باتیں دی ہیں جو تُو نے مجھے دی ہیں۔ اور اُنہوں نے اُن کو قبول کر لیا ہے اور وہ یقیناً جانتے ہیں کہ مَیں
تجھ سے نکلا ہوں، اور اُنہوں نے یقین کیا ہے کہ تُو نے مجھے بھیجا ہے۔
9میں ان کے لیے دعا کرتا ہوں :میں دنیا کے لیے نہیں بلکہ ان کے لیے دعا کرتا ہوں جو تو نے مجھے دی ہیں۔ کیونکہ وہ آپ کے
ہیں۔
10اور میرے سب تیرے ہیں اور تیرے میرے ہیں۔ اور میں ان میں جلال پاتا ہوں۔
11اور اب میں دنیا میں نہیں رہا بلکہ یہ دنیا میں ہیں اور میں تیرے پاس آتا ہوں۔ پاک باپ، اپنے نام کے ذریعے اُن کو محفوظ رکھ جو
تو نے مجھے دیا ہے، تاکہ وہ ایک ہو جائیں جیسا کہ ہم ہیں۔
12جب میں دُنیا میں اُن کے ساتھ تھا، میں نے اُن کو تیرے نام پر رکھا۔ جو تُو نے مجھے دیا اُن کو مَیں نے محفوظ رکھا، اور اُن میں
سے کوئی بھی ضائع نہیں ہوا، سوائے فنا کے بیٹے کے۔ تاکہ کلام پورا ہو۔
13اور اب میں تیرے پاس آتا ہوں۔ اور یہ باتیں میں دنیا میں کہتا ہوں تاکہ وہ میری خوشی اپنے اندر پوری کریں۔
14میں نے انہیں تیرا کلام دیا ہے۔ اور دُنیا نے اُن سے نفرت کی ہے کیونکہ وہ دُنیا کے نہیں ہیں جیسا کہ مَیں دُنیا کا نہیں ہوں۔
15میں یہ دعا نہیں کرتا کہ تُو اُن کو دُنیا سے لے جائے بلکہ یہ کہ تُو اُن کو بُرائی سے بچائے۔
16وہ دنیا کے نہیں ہیں جیسا کہ میں دنیا کا نہیں ہوں۔

17اپنی سچائی سے اُن کو پاک کر، تیرا کلام سچائی ہے۔
18جس طرح تو نے مجھے دنیا میں بھیجا ہے اسی طرح میں نے بھی انہیں دنیا میں بھیجا ہے۔
19اور اُن کی خاطر مَیں اپنے آپ کو مُقدّس کرتا ہُوں تاکہ وہ بھی سچائی کے وسیلہ سے پاک ٹھہریں۔
20نہ میں ان اکیلے ان کے لیے دعا کرتا ہوں بلکہ ان کے لیے بھی جو ان کے کلام سے مجھ پر ایمان لائیں گے۔
21تاکہ وہ سب ایک ہو جائیں۔ جیسا کہ اے باپ، تُو مجھ میں ہے اور میں تجھ میں، تاکہ وہ بھی ہم میں ایک ہوں، تاکہ دنیا یقین کرے
کہ تو نے مجھے بھیجا ہے۔
22اور جو جلال تُو نے مجھے دیا وہ میں نے اُن کو دیا ہے۔ تاکہ وہ ایک ہو جائیں جیسا کہ ہم ایک ہیں:
23مَیں اُن میں اور تُو مجھ میں تاکہ وہ ایک ہو کر کامل ہو جائیں۔ اور دُنیا جان لے کہ تُو نے مجھے بھیجا ہے اور اُن سے پیار کیا ہے
جیسا کہ تُو نے مجھ سے کیا ہے۔
24اے باپ، میں چاہتا ہوں کہ وہ بھی جن کو تو نے مجھے دیا ہے میرے ساتھ ہوں جہاں میں ہوں۔ تاکہ وہ میرے جلال کو دیکھیں جو
تو نے مجھے دیا ہے کیونکہ تو نے دنیا کی بنیاد سے پہلے مجھ سے محبت رکھی۔
25اے راستباز باپ، دنیا نے تجھے نہیں جانا لیکن میں تجھے جانتا ہوں اور یہ جانتے ہیں کہ تو نے مجھے بھیجا ہے۔
26اور مَیں نے اُن کو تیرے نام کا اعلان کیا ہے اور اُس کا اعلان کروں گا :کہ جس محبت سے تو نے مجھ سے محبت کی وہ اُن میں
ہو اور میں اُن میں۔

باب 18

1جب یسوع یہ باتیں کہہ چکے تو وہ اپنے شاگردوں کے ساتھ سیدرون کے ندی کے اوپر چلا گیا جہاں ایک باغ تھا جس میں وہ داخل
ہوا اور اپنے شاگردوں کو۔
2اور یہوداہ بھی جس نے اسے پکڑوایا تھا اس جگہ کو جانتا تھا کیونکہ یسوع اکثر اپنے شاگردوں کے ساتھ وہاں جاتا تھا۔
3تب یہوداہ نے سردار کاہنوں اور فریسیوں سے آدمیوں اور افسروں کا ایک گروہ حاصل کر کے لالٹینیں اور مشعلیں اور ہتھیار لے
کر وہاں آیا۔
4پس یسوع یہ جانتے ہوئے کہ جو کچھ اس پر آنے والا ہے باہر نکلا اور ان سے کہا تم کس کو ڈھونڈتے ہو؟
5اُنہوں نے اُسے جواب دیا، عیسیٰ ناصری۔ یسوع نے ان سے کہا، میں وہ ہوں۔ اور یہوداہ بھی جس نے اُسے پکڑوایا تھا اُن کے ساتھ
کھڑا تھا۔
6پھر جیسے ہی اُس نے اُن سے کہا، میں وہی ہوں، وہ پیچھے ہٹ گئے اور زمین پر گر گئے۔
7پھر اُس نے اُن سے پھر پُوچھا، تُم کِس کو ڈھونڈتے ہو؟ اور کہنے لگے عیسیٰ ناصری۔
8یِسُوع نے جواب دِیا مَیں نے تُم سے کہا کہ مَیں ہی ہُوں پس اگر تُم مُجھے ڈھونڈتے ہو تو اِن کو جانے دو۔
9تاکہ وہ بات پوری ہو جو اُس نے کہی تھی کہ جو تُو نے مجھے دی اُن میں سے مَیں نے کوئی کھویا نہیں۔
10تب شمعون پطرس کے پاس تلوار تھی جس نے اسے کھینچا اور سردار کاہن کے نوکر کو مار کر اس کا داہنا کان کاٹ دیا۔ اس نوکر
کا نام مالخس تھا۔
11پھر یسوع نے پطرس سے کہا، اپنی تلوار میان میں رکھ :جو پیالہ میرے باپ نے مجھے دیا ہے، کیا میں اسے نہ پیوں؟
12تب یہودیوں کے لشکر اور سردار اور افسروں نے یسوع کو پکڑ کر باندھ دیا۔
13اور پہلے اسے حنا کے پاس لے گیا۔ کیونکہ وہ کائفا کا سسر تھا، جو اُسی سال سردار کاہن تھا۔
14اب کائفا وہ تھا جس نے یہودیوں کو مشورہ دیا کہ لوگوں کے لیے ایک آدمی کا مرنا مناسب ہے۔
15اور شمعون پطرس یسوع کے پیچھے ہو لیا، اور اسی طرح ایک اور شاگرد نے کیا :وہ شاگرد سردار کاہن کو جانا جاتا تھا، اور
یسوع کے ساتھ سردار کاہن کے محل میں گیا۔
16لیکن پطرس باہر دروازے پر کھڑا رہا۔ پھر وہ دوسرا شاگِرد جو کہ سردار کاہِن کو جانا جاتا تھا باہر گیا اور دروازے کی حفاظت
کرنے والی اُس سے بات کی اور پطرس کو اندر لے آیا۔
17پھر اُس لڑکی نے جو پطرس کے پاس دروازہ پر رکھّی تھی کہا کیا تُو بھی اِس آدمی کے شاگردوں میں سے نہیں ہے؟ وہ کہتا ہے،
میں نہیں ہوں۔
18اور نوکر اور افسر وہاں کھڑے تھے جنہوں نے کوئلوں کی آگ جلائی تھی۔ کیونکہ سردی تھی :اور انہوں نے اپنے آپ کو گرم کیا :
اور پطرس نے ان کے ساتھ کھڑے ہو کر اپنے آپ کو گرم کیا۔
19پھر سردار کاہن نے یسوع سے اس کے شاگردوں اور اس کی تعلیم کے بارے میں پوچھا۔
20یِسُوع نے اُسے جواب دِیا مَیں نے دُنیا سے کھلم کھلا بات کی تھی۔ میں نے کبھی عبادت گاہ میں اور ہیکل میں تعلیم دی جہاں یہودی
ہمیشہ رہتے ہیں۔ اور میں نے چھپ کر کچھ نہیں کہا۔
21تُو مجھ سے کیوں پوچھتا ہے؟ ان سے پوچھ جنہوں نے مجھے سنا، میں نے ان سے کیا کہا :دیکھو وہ جانتے ہیں کہ میں نے کیا
کہا۔
22اور جب وہ یہ کہہ چکا تھا تو پاس کھڑے افسروں میں سے ایک نے یسوع کو اپنی ہتھیلی سے مارا اور کہا کیا تو سردار کاہن کو
ایسا جواب دیتا ہے؟
23یِسُوع نے اُسے جواب دِیا کہ اگر مَیں نے بُرا کہا ہے تو بُرائی کی گواہی دے لیکن اگر ٹھیک ہے تو مُجھے کیوں مارتا ہے؟
24اب حنا نے اُسے باندھ کر سردار کاہن کائفا کے پاس بھیج دیا تھا۔
25اور شمعون پطرس نے کھڑے ہو کر اپنے آپ کو گرم کیا۔ پس اُنہوں نے اُس سے کہا کیا تُو بھی اُس کے شاگردوں میں سے نہیں؟
اس نے انکار کیا، اور کہا، میں نہیں ہوں۔

26سردار کاہن کے نوکروں میں سے ایک جو اُس کا رشتہ دار تھا جس کا کان پطرس نے کاٹ دیا تھا، کہا کیا میں نے تجھے باغ میں اُس کے ساتھ نہیں دیکھا؟
27پطرس نے پھر انکار کیا اور فوراً ہی مرغ چلا گیا۔
28پھر وہ یسوع کو کائفا سے عدالت کے ہال تک لے گئے اور صبح کا وقت تھا۔ اور وہ خود عدالت کے ہال میں نہیں گئے، ایسا نہ ہو کہ وہ ناپاک ہو جائیں۔ لیکن وہ فسح کا کھانا کھا سکتے ہیں۔
29پیلاطُس اُن کے پاس باہر گیا اور کہا تُم اِس آدمی پر کیا الزام لگاتے ہو؟
30اُنہوں نے جواب میں اُس سے کہا اگر وہ بدکار نہ ہوتا تو ہم اُسے تیرے حوالے نہ کرتے۔
31پیلاطُس نے اُن سے کہا اُسے لے جاؤ اور اپنی شریعت کے مطابق اُس کا فیصلہ کرو۔ پس یہودیوں نے اُس سے کہا، ہمارے لیے جائز نہیں کہ کسی آدمی کو مار ڈالیں۔
32تاکہ یسوع کی وہ بات پوری ہو جو اُس نے کہی تھی کہ اُسے کس موت مرنا ہے۔
33پیلاطُس پھر عدالت کے دالان میں گیا اور یسُوع کو بُلا کر اُس سے کہا کیا تُو یہودیوں کا بادشاہ ہے؟
34یسُوع نے اُسے جواب دِیا کیا تُو یہ بات اپنی طرف سے کہتا ہے یا دوسروں نے تُجھے میرے بارے میں بتایا؟
35پیلاطس نے جواب دیا، کیا میں یہودی ہوں؟ تیری اپنی قوم اور سردار کاہنوں نے تجھے میرے حوالے کر دیا، تو نے کیا کیا؟
36یسوع نے جواب دیا میری بادشاہی اس دنیا کی نہیں ہے اگر میری بادشاہی اس دنیا کی ہوتی تو میرے بندے لڑتے کہ میں یہودیوں کے حوالے نہ کیا جاؤں لیکن اب میری بادشاہی یہاں سے نہیں ہے۔
37پیلاطُس نے اُس سے کہا کیا تُو بادشاہ ہے؟ یسوع نے جواب دیا، تم کہتے ہو کہ میں بادشاہ ہوں۔ اسی مقصد کے لیے میں پیدا ہوا، اور اسی لیے میں دنیا میں آیا، تاکہ میں سچائی کی گواہی دوں۔ ہر ایک جو سچائی کا ہے میری آواز سنتا ہے۔
38پیلاطس نے اس سے کہا سچ کیا ہے؟ یہ کہہ کر وہ پھر یہودیوں کے پاس گیا اور اُن سے کہا کہ مَیں اُس میں کوئی قصور نہیں پاتا۔
39لیکن تمہارا ایک دستور ہے کہ میں تمہارے لیے فسح کے موقع پر ایک کو چھوڑ دوں۔ کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمہارے لیے یہودیوں کے بادشاہ کو رہا کروں؟
40تب سب نے پھر پکار کر کہا کہ یہ آدمی نہیں بلکہ برابا۔ اب برابا ڈاکو تھا۔

باب 19

1تب پیلاطس نے یسوع کو پکڑ کر کوڑے لگائے۔
2اور سپاہیوں نے کانٹوں کا تاج چڑھا کر اُس کے سر پر رکھا اور اُس کو ارغوانی لباس پہنایا۔
3اور کہا اے یہودیوں کے بادشاہ سلام !اور انہوں نے اسے اپنے ہاتھوں سے مارا۔
4پیلاطُس پھر باہر گیا اور اُن سے کہا دیکھ مَیں اُسے تُمہارے پاس لاتا ہُوں تاکہ تُم جانو کہ مَیں اُس میں کوئی عیب نہیں پاتا۔
5تب عیسیٰ باہر آیا، کانٹوں کا تاج اور ارغوانی لباس پہنے ہوئے تھے۔ پیلاطس نے ان سے کہا دیکھو وہ آدمی!
6پس جب سردار کاہنوں اور افسروں نے اُسے دیکھا تو چِلاّ کر کہا اُسے مصلوب کرو، مصلوب کرو۔ پیلاطس نے اُن سے کہا اُسے لے جا کر مصلوب کرو کیونکہ مَیں اُس میں کوئی عیب نہیں پاتا۔
7یہودیوں نے جواب دیا کہ ہمارے پاس شریعت ہے اور ہماری شریعت کے مطابق اسے مرنا چاہیے کیونکہ اس نے اپنے آپ کو خدا کا بیٹا بنایا۔
8پس جب پیلاطس نے یہ بات سُنی تو وہ اور بھی ڈر گیا۔
9اور دوبارہ عدالت کے دالان میں گیا اور یسوع سے کہا تم کہاں کے ہو؟ لیکن یسوع نے اسے کوئی جواب نہیں دیا۔
10پیلاطُس نے اُس سے کہا کیا تُو مجھ سے نہیں بولتا؟ کیا تم نہیں جانتے کہ میں تمہیں مصلوب کرنے کا اختیار رکھتا ہوں اور تمہیں رہا کرنے کا اختیار رکھتا ہوں؟
11یسُوع نے جواب دِیا، تُو میرے خلاف کُچھ بھی طاقت نہیں رکھ سکتا جب تک کہ اُوپر سے تُجھے نہ دیا جاتا۔ اِس لِئے جِس نے مُجھے تیرے حوالہ کِیا اُس کا بڑا گُناہ ہے۔
12اور اس کے بعد سے پیلاطس نے اسے چھوڑنے کی کوشش کی لیکن یہودیوں نے پکار کر کہا کہ اگر تم اس آدمی کو جانے دو تو تم قیصر کے دوست نہیں ہو جو کوئی اپنے آپ کو بادشاہ بناتا ہے وہ قیصر کے خلاف بولتا ہے۔
13پیلاطُس نے یہ بات سُن کر یسُوع کو باہر لایا اور اُس جگہ عدالت کی کرسی پر بَیٹھا جِس کو عبرانی میں گبّتھا کہا جاتا ہے۔
14اور یہ فسح کی تیاری کا وقت تھا، اور چھٹے گھنٹے کے قریب :اور اس نے یہودیوں سے کہا، دیکھو تمہارا بادشاہ!
15لیکن اُنہوں نے چِلّا کر کہا، اُسے دُور، اُس کے ساتھ، اُسے مصلوب کرو۔ پیلاطس نے ان سے کہا کیا میں تمہارے بادشاہ کو مصلوب کروں؟ سردار کاہنوں نے جواب دیا، ہمارا کوئی بادشاہ نہیں سوائے قیصر کے۔
16پھر اُس نے اُسے اُن کے حوالے کر دیا کہ مصلوب ہو جائیں۔ اور وہ یسوع کو لے گئے اور لے گئے۔
17اور وہ اپنی صلیب اٹھائے ہوئے ایک جگہ پر چلا گیا جسے کھوپڑی کی جگہ کہتے ہیں جسے عبرانی زبان میں گلگتھا کہتے ہیں۔
18جہاں اُنہوں نے اُسے مصلوب کیا اور اُس کے ساتھ دو اَوروں کو، ایک دونوں طرف اور یسوع بیچ میں۔
19اور پیلاطس نے ایک عنوان لکھا اور صلیب پر رکھ دیا۔ اور تحریر یہ تھی، یسوع ناصری یہودیوں کا بادشاہ۔
20یہ عنوان پھر بہت سے یہودیوں نے پڑھا کیونکہ وہ جگہ جہاں یسوع کو مصلوب کیا گیا تھا وہ شہر کے قریب تھا اور یہ عبرانی اور یونانی اور لاطینی زبان میں لکھا ہوا تھا۔
21تب یہودیوں کے سردار کاہنوں نے پیلاطس سے کہا یہ نہ لکھو کہ یہودیوں کا بادشاہ۔ لیکن اس نے کہا کہ میں یہودیوں کا بادشاہ ہوں۔
22پیلاطس نے جواب دیا، جو کچھ میں نے لکھا ہے میں نے لکھا ہے۔

23پھر سپاہیوں نے جب عیسیٰ کو مصلوب کیا تو اُس کے کپڑوں کو لے کر چار حصے کیے، ہر ایک سپاہی کا ایک حصہ۔ اور اس کا
کوٹ بھی :اب کوٹ بغیر سیون کے، اوپر سے بُنا ہوا تھا۔
24پس اُنہوں نے آپس میں کہا آؤ ہم اُسے نہ پھاڑیں بلکہ اُس کے لیے قرعہ ڈالیں کہ یہ کس کا ہو گا تاکہ صحیفہ پورا ہو جو کہتا ہے
کہ اُنہوں نے میرے کپڑے اپنے آپس میں بانٹ دئیے اور میرے لباس کے لیے قرعہ ڈالا۔ یہ باتیں سپاہیوں نے کیں۔
25اب عیسیٰ کی صلیب کے پاس اُس کی ماں اور اُس کی ماں کی بہن مریم کلیوفا کی بیوی مریم اور مریم مگدلینی کھڑی تھیں۔
26پس جب یِسُوع نے اپنی ماں اور اُس شاگرد کو جِس سے اُس کا پیار تھا پاس کھڑا دیکھا تو اپنی ماں سے کہا اے عورت دیکھ تیرا
بیٹا!
27پھر اُس نے شاگرد سے کہا دیکھ تیری ماں !اور اس وقت سے وہ شاگرد اسے اپنے گھر لے گیا۔
28اِس کے بعد یِسُوع نے یہ جان کر کہ اب سب کُچھ پُورا ہو گیا تاکہ صحیفہ پُورا ہو اُس نے کہا مَیں پیاسا ہوں۔
29اب وہاں ایک برتن سرکہ سے بھرا ہوا تھا اور اُنہوں نے ایک سپنج کو سرکہ سے بھرا اور اُسے زوفا پر ڈال کر اُس کے منہ سے
لگایا۔
30پس جب یسوع نے سرکہ لیا تو اس نے کہا کہ یہ ختم ہو گیا اور اس نے اپنا سر جھکایا اور روح چھوڑ دی۔
31پس یہودیوں نے چونکہ یہ تیاری تھی کہ سبت کے دن لاشیں صلیب پر نہ رہیں)کیونکہ وہ سبت کا دن بڑا دن تھا (پیلاطس سے
منت سماجت کی کہ اُن کی ٹانگیں توڑی جائیں اور اُن کو زندہ کیا جائے۔ چھین لیا
32تب سپاہی آئے اور پہلے کی ٹانگیں توڑ دیں اور دوسرے کی جو اس کے ساتھ مصلوب کی گئی تھی۔
33لیکن جب وہ یسوع کے پاس آئے اور دیکھا کہ وہ مر چکا ہے تو اُس کی ٹانگیں نہ توڑیں۔
34لیکن سپاہیوں میں سے ایک نے نیزے سے اُس کے پہلو میں چھید کر دیا اور فوراً وہاں سے خون اور پانی نکل آیا۔
35اور جِس نے اُسے دیکھا اُس نے گواہی دی اور اُس کی گواہی سچی ہے اور وہ جانتا ہے کہ وہ سچ کہہ رہا ہے تاکہ تم ایمان لاؤ۔
36کِیُونکہ یہ باتیں اِس لِئے ہُوئیں کہ صحیفہ پُورا ہو کہ اُس کی ایک ہڈی نہ توڑی جائے گی۔
37اور پھر ایک اور صحیفہ کہتا ہے کہ وہ اُس کو دیکھیں گے جسے اُنہوں نے چھیدا تھا۔
38اور اِس کے بعد ارمتھیا کے یُوسف نے جو یِسُوع کا شاگرد تھا لیکن یہودیوں کے ڈر سے پوشیدہ طور پر پیلاطس سے منت کی کہ
وہ یسوع کی لاش کو لے جائے اور پیلاطس نے اُسے رخصت دی۔ پس وہ آیا اور یسوع کی لاش لے گیا۔
39اور نیکودیمس بھی آیا جو سب سے پہلے رات کو یسوع کے پاس آیا اور تقریباً سو پاؤنڈ وزنی مُر اور ایلو کا مرکب لایا۔
40پھر اُنہوں نے یسوع کی لاش کو اُٹھا کر اُسے کتان کے کپڑوں میں مسالوں کے ساتھ زخم کیا جیسا کہ یہودیوں کے دفنانے کا
طریقہ ہے۔
41جس جگہ وہ مصلوب ہوا وہاں ایک باغ تھا۔ اور باغ میں ایک نئی قبر، جس میں کبھی انسان نہیں رکھا گیا تھا۔
42اِس لیے اُنہوں نے یسوع کو یہودیوں کی تیاری کے دن کی وجہ سے وہاں رکھا۔ کیونکہ قبر قریب ہی تھی۔

باب 20

1ہفتہ کے پہلے دِن صبح سویرے مریم مگدلینی قبر کے پاس پہنچی جب ابھی اندھیرا ہی تھا کہ قبر پر سے پتھر ہٹا ہوا دیکھا۔
2تب وہ دوڑ کر شمعون پطرس اور دوسرے شاگرد کے پاس آئی جس سے یسوع پیار کرتا تھا اور ان سے کہا کہ وہ خُداوند کو قبر
سے باہر لے گئے ہیں اور ہم نہیں جانتے کہ اُسے کہاں رکھا ہے۔
3پطرس اور وہ دوسرا شاگرد نکل کر قبر کے پاس آیا۔
4پس وہ دونوں ایک ساتھ بھاگے اور دوسرا شاگِرد پطرس سے آگے نکل کر پہلے قبر کے پاس پہنچا۔
5اور اُس نے جھک کر اندر دیکھا اور کتان کے کپڑے پڑے ہوئے دیکھے۔ پھر بھی وہ اندر نہیں گیا
6تب شمعون پطرس اُس کے پیچھے آیا اور قبر میں گیا اور دیکھا کہ کتان کے کپڑے پڑے ہیں۔
7اور وہ رومال جو اُس کے سر کے پاس تھا کتان کے کپڑوں کے ساتھ نہیں پڑا بلکہ ایک جگہ لپٹا ہوا تھا۔
8پھر وہ دوسرا شاگِرد بھی اندر گیا جو پہلے قبر پر آیا اور دیکھا اور یقین کیا۔
9کیونکہ ابھی تک وہ صحیفہ کو نہیں جانتے تھے کہ اُسے مُردوں میں سے جی اُٹھنا ہے۔
10تب شاگرد دوبارہ اپنے گھر چلے گئے۔
11لیکن مریم قبر کے باہر کھڑی روتی رہی اور روتے روتے وہ نیچے جھک گئی اور قبر کی طرف دیکھنے لگی۔
12اور سفید پوش دو فرشتوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا، ایک سر کے پاس اور دوسرے کو پاؤں کے پاس جہاں یسوع کی لاش پڑی تھی۔
13اور اُنہوں نے اُس سے کہا اے عورت تُو کیوں روتی ہے؟ اُس نے اُن سے کہا کیونکہ اُنہوں نے میرے خُداوند کو اُٹھا لیا ہے اور
مَیں نہیں جانتی کہ اُسے کہاں رکھ دیا ہے۔
14یہ کہہ کر وہ پیچھے ہٹی اور یسوع کو کھڑا دیکھا اور نہ جانا کہ یہ یسوع ہے۔
15یسوع نے اس سے کہا اے عورت، تو کیوں روتی ہے؟ تم کس کو ڈھونڈ رہے ہو؟ اُس نے اُسے باغبان سمجھ کر اُس سے کہا، جناب
اگر آپ نے اُسے یہاں سے اٹھایا ہے تو مجھے بتائیں کہ آپ نے اُسے کہاں رکھا ہے، میں اُسے لے جاؤں گی۔
16یسوع نے اس سے کہا مریم۔ وہ مڑ کر اس سے کہنے لگی، ربونی !جس کا کہنا ہے، ماسٹر.
17یِسُوع نے اُس سے کہا مُجھے نہ چھُو۔ کیونکہ میں ابھی تک اپنے باپ کے پاس نہیں چڑھا ہوں۔ لیکن اپنے بھائیوں کے پاس جاؤ
اور ان سے کہو کہ میں اپنے باپ اور تمہارے باپ کے پاس چڑھتا ہوں۔ اور میرے خدا اور تمہارے خدا کے لئے۔
18مریم مگدلینی نے آ کر شاگردوں کو بتایا کہ اس نے خداوند کو دیکھا ہے اور اس نے یہ باتیں اس سے کہی ہیں۔
19پھر اُسی دِن شام کو جو کہ ہفتہ کا پہلا دن تھا جب دروازے بند تھے جہاں شاگرد یہودیوں کے خوف سے جمع تھے، یسوع آیا اور
درمیان میں کھڑا ہو گیا اور اُن سے کہا، ”تمہاری سلامتی ہو۔

20اور یہ کہہ کر اُس نے اُن کو اپنے ہاتھ اور پہلو دکھایا۔ تب شاگرد خوش ہوئے، جب انہوں نے خداوند کو دیکھا۔
21تب یسوع نے دوبارہ ان سے کہا، تم پر سلامتی ہو :جس طرح میرے باپ نے مجھے بھیجا ہے اسی طرح میں بھی تمہیں بھیجتا ہوں۔
22اور یہ کہہ کر اُس نے اُن پر پھونکا اور اُن سے کہا کہ تم رُوح القدس کو قبول کرو۔
23جن کے گناہوں کو تم معاف کرتے ہو، وہ ان کے لیے معاف کر دیے جاتے ہیں۔ اور جن کے گناہوں کو تم رکھو گے وہ برقرار ہیں۔
24لیکن توما جو بارہ میں سے ایک تھا جس کا نام دیدیمس تھا جب یسوع آیا تو اُن کے ساتھ نہیں تھا۔
25دوسرے شاگردوں نے اس سے کہا ہم نے خداوند کو دیکھا ہے۔ لیکن اُس نے اُن سے کہا، جب تک مَیں اُس کے ہاتھوں میں کیلوں کا نشان نہ دیکھوں، اور اپنی اُنگلی اُس کی بغل میں نہ ڈالوں اور اُس کے پہلو میں ہاتھ نہ ڈالوں، میں یقین نہیں کروں گا۔
26اور آٹھ دِن کے بعد پھر اُس کے شاگِرد اندر تھے اور توما اُن کے ساتھ تھا :تب یِسُوع دروازہ بند کیے ہوئے آیا اور بِیچ میں کھڑا ہو کر کہنے لگا، تُم پر سلامتی ہو۔
27پھر اُس نے توما سے کہا، اپنی اُنگلی اُدھر کر اور میرے ہاتھوں کو دیکھ۔ اور اپنا ہاتھ یہاں تک پہنچاؤ، اور اسے میرے پہلو میں ڈالو :اور بے ایمان نہ ہو، لیکن یقین رکھو
28توما نے جواب دیا اور اس سے کہا میرے خداوند اور میرے خدا۔
29یِسُوع نے اُس سے کہا تھُوما چُونکہ تُو نے مُجھے دیکھا اِس لِئے اِیمان لایا۔ مُبارک ہیں وہ جِنہوں نے نہ دیکھا اور اِیمان لائے۔
30اور اور بھی بہت سے نشانات یسوع نے اپنے شاگردوں کے سامنے دکھائے جو اس کتاب میں نہیں لکھے گئے:
31لیکن یہ اس لیے لکھے گئے ہیں کہ تم یقین کرو کہ یسوع ہی مسیح، خدا کا بیٹا ہے۔ اور یہ کہ ایمان لا کر آپ کو اُس کے نام سے زندگی ملے۔

باب 21

1اِن باتوں کے بعد یسوع نے تبریاس کی جھیل پر اپنے آپ کو دوبارہ شاگردوں پر ظاہر کیا۔ اور اس حکمت پر اس نے خود کو دکھایا۔
2وہاں شمعون پطرس اور تھوما جو دیدمس کہلاتا ہے اور گلیل میں قانا کا نتن ایل اور زبدی کے بیٹے اور اُس کے دو شاگرد ساتھ تھے۔
3شمعون پطرس نے اُن سے کہا میں مچھلی پکڑنے جاتا ہوں۔ اُنہوں نے اُس سے کہا ہم بھی تیرے ساتھ چلتے ہیں۔ وہ نکلے اور فوراً جہاز میں سوار ہوئے۔ اور اس رات انہوں نے کچھ نہیں پکڑا۔
4لیکن جب صبح ہوئی تو یسوع کنارے پر کھڑا ہو گیا لیکن شاگردوں کو معلوم نہ تھا کہ یہ یسوع ہے۔
5تب یسوع نے ان سے کہا بچو، کیا تمہارے پاس کوئی گوشت ہے؟ انہوں نے اسے جواب دیا، نہیں۔
6اور اُس نے اُن سے کہا کہ جال جہاز کی دہنی طرف ڈالو تو تم کو مل جائے گا۔ اِس لیے اُنہوں نے ڈالا، اور اب وہ مچھلیوں کے ہجوم کی وجہ سے اُسے کھینچنے کے قابل نہیں تھے۔
7پس وہ شاگرد جس سے یسوع پیار کرتا تھا پطرس سے کہا یہ خداوند ہے۔ اب جب شمعون پطرس نے سنا کہ یہ خُداوند ہے تو اُس نے اپنی ماہی گیری کی چادر اُس کے آگے باندھ دی)کیونکہ وہ ننگا تھا (اور اپنے آپ کو سمندر میں ڈال دیا۔
8اور دوسرے شاگرد ایک چھوٹی کشتی میں آئے۔)کیونکہ وہ زمین سے دور نہیں تھے بلکہ دو سو ہاتھ کے فاصلے پر تھے (مچھلیوں کے ساتھ جال گھسیٹ رہے تھے۔
9جب وہ زمین پر پہنچے تو اُنہوں نے وہاں کوئلوں کی آگ اور اُس پر مچھلیاں اور روٹی دیکھی۔
10یِسُوع نے اُن سے کہا اُس مچھلی کو لاؤ جو تم نے اب پکڑی ہے۔
11شمعون پطرس اوپر گیا اور ایک سو ترپن بڑی مچھلیوں سے بھرا ہوا جال کھینچا اور سب کے سب بہت تھے لیکن جال نہیں ٹوٹا۔
12یسوع نے ان سے کہا آؤ کھانا کھاؤ۔ اور شاگردوں میں سے کسی میں بھی اس سے پوچھنے کی ہمت نہ ہوئی کہ تو کون ہے؟ یہ جانتے ہوئے کہ یہ رب ہے۔
13پھر یسوع آیا، اور روٹی لی، اور ان کو دیا اور اسی طرح مچھلی بھی۔
14اب یہ تیسری بار ہے جب یسوع نے اپنے آپ کو اپنے شاگردوں پر ظاہر کیا، اس کے بعد وہ مردوں میں سے جی اٹھا۔
15جب وہ کھانا کھا چکے تو یسوع نے شمعون پطرس سے کہا، اے شمعون، یونس کے بیٹے، کیا تو مجھے ان سے زیادہ پیار کرتا ہے؟ اُس نے اُس سے کہا ہاں خُداوند !تم جانتے ہو کہ میں تم سے پیار کرتا ہوں۔ اُس نے اُس سے کہا، میرے بھیڑوں کو چراؤ۔
16اُس نے دُوسری بار اُس سے کہا اَے شمعُون بِن یونس کیا تُو مُجھ سے پیار کرتا ہے؟ اُس نے اُس سے کہا ہاں خُداوند !تم جانتے ہو کہ میں تم سے پیار کرتا ہوں۔ اُس نے اُس سے کہا، میری بھیڑوں کو چراؤ۔
17اُس نے تیسری بار اُس سے کہا اَے شمعُون بِن یونس کیا تُو مُجھ سے پیار کرتا ہے؟ پطرس غمگین تھا کیونکہ اس نے تیسری بار اس سے کہا کیا تو مجھ سے محبت کرتا ہے؟ اُس نے اُس سے کہا اَے خُداوند تُو سب کُچھ جانتا ہے۔ تم جانتے ہو کہ میں تم سے پیار کرتا ہوں۔ یسوع نے اس سے کہا، میری بھیڑوں کو چارہ۔
18میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ جب تو جوان تھا تو کمر باندھ کر جہاں چاہتا تھا چلتا تھا لیکن جب تو بوڑھا ہو جائے گا تو اپنے ہاتھ آگے بڑھائے گا اور دوسرا تجھے کمر باندھے گا اور تجھے لے جائے گا۔ نہیں کرے گا۔
19اُس نے یہ بات بتائی، اِس بات کی نشاندہی کرتے ہوئے کہ وہ کس موت سے خُدا کی تمجید کرے۔ اور یہ کہہ کر اُس سے کہا میرے پیچھے ہو لے۔
20پھر پطرس نے مڑ کر اُس شاگرد کو دیکھا جس سے یسوع پیار کرتے تھے جس نے رات کے کھانے کے وقت بھی اپنی چھاتی پر ٹیک لگا کر کہا، اے رب، وہ کون ہے جو تجھے پکڑوائے؟
21پطرس نے اُسے دیکھ کر یسوع سے کہا اَے خُداوند یہ آدمی کیا کرے؟

22یسُوع نے اُس سے کہا اگر مَیں چاہوں کہ وہ میرے آنے تک ٹھہرے تو تُجھے کیا ہے؟ تم میری پیروی کرو.
23تب بھائیوں میں یہ بات پھیل گئی کہ وہ شاگرد نہ مرے لیکن یسوع نے اس سے نہیں کہا کہ وہ نہیں مرے گا۔ لیکن، اگر میں چاہوں
کہ وہ میرے آنے تک ٹھہرے، تو تمہیں کیا ہے؟
24یہ وہ شاگرد ہے جو اِن باتوں کی گواہی دیتا ہے اور اُس نے یہ باتیں لکھی ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ اُس کی گواہی سچی ہے۔
25اور اور بھی بہت سے کام ہیں جو یسوع نے کیے، جو کہ اگر ہر ایک کو لکھا جائے تو میرا خیال ہے کہ خود دنیا میں بھی وہ
کتابیں شامل نہ ہو سکیں جو لکھی جانی چاہئیں۔ آمین۔